ذی قعدہ 1423ھ
جنوری/فروری 2003ء
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر 11 جلد 39/6

رمضان المبارک میں خانقاہ سراجیہ کے شب و روز

عقیدہ ختم نبوت احادیث کی روشنی میں

حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عراق پر متوقع امریکی حملہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ

خانقاہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے شب و روز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 11 جلد نمبر ۳۹/۶ قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے

سالانہ ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

بانی

مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر: حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ
شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ ○ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد ○ حافظ محمد ثاقب
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا خدا بخش شجاع آبادی
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ○ حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا احمد بخش ○ مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا محمد اسحاق ساقی ○ مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا فقیر اللہ اختر ○ مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد مولانا محمد قاسم رحمانی چوہدری محمد اقبال

رابطہ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان

فون - ۵۱۴۱۲۲ فیکس - ۵۴۲۲۷۷

ناشر، صاحبزادہ طارق محمود، مطبع تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم!

عراق پر متوقع امریکی حملہ	اداریہ	3
امریکہ کی خودسری	ادارہ	4
لاعلم وزیراعلیٰ	ادارہ	6

مقالات ومضامین!

حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم	تقریر: سید ابوبکر غزنویؒ	7
حضرت امام ابن ماجہؒ	مولانا اللہ وسایا	14
رمضان المبارک میں خانقاہ سراجیہ کے شب وروز	مولانا اللہ وسایا	16
ملفوظات حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی مدظلہ	مولانا اللہ وسایا	19
ابن ساباط اور شیخ جنید بغدادیؒ	مولانا ابوالکلام آزادؒ	28
بکھرے موتی	مولانا اللہ وسایا	38

ردقادیانیت!

عقیدہ ختم نبوت احادیث کی روشنی میں	ادارہ	42
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف	ادارہ	46
مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ	ادارہ	51
رد قادیانیت کورس کا مشاہدہ اور تاثرات	ڈاکٹر میاں عاصم	54
قافلہ آخرت	ادارہ	58
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	60

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

عراق پر متوقع امریکی حملہ!!!

سی این این کی رپورٹ کے مطابق امریکہ نے عراق پر حملہ کرنے کے لئے 50 ہزار فوجیوں کو خلیج بھیجنے کا حکم دے دیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کی ایک رپورٹ میں سرکردہ باغی حکام کے حوالے سے بتایا کہ عراق کے خلاف 27 جنوری کے بعد کسی وقت بھی حملہ ہو سکتا ہے۔ اخبار کے مطابق امریکہ عالمی برادری کی تشویش سے بچنے کے لئے آہستہ آہستہ اسلحہ خلیج میں پہنچا رہا ہے۔ عراق پر متوقع حملہ کے پیش نظر سٹاک مارکیٹوں میں مندے کا رجحان پایا جاتا ہے اور عالمی منڈی میں ڈالر کی قیمت کم ہونے لگی ہے۔

امریکہ کے عزائم ڈھکے چھپے نہیں۔ وہ ہر قیمت پر عراق کو سبق سکھانا چاہتا ہے۔ امریکہ عراقی تیل پر قبضہ کرنے کے علاوہ افغانستان کی طرح اپنی مرضی کی حکومت مسلط کرنا چاہتا ہے۔ صدر صدام کی رخصتی اور اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لئے امریکہ منصوبہ بندی کے تمام مراحل طے کر چکا ہے۔ اس وقت عراق پر امریکہ کے متوقع حملہ کے خلاف شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ امریکہ، یورپ کے ممالک میں وسیع پیمانے پر مظاہرے ہو چکے ہیں۔ جن کے ذریعہ عوام نے امریکی صدر بش کو عراق پر حملہ کرنے سے باز رہنے کا مطالبہ کیا ہے۔ چین نے امریکہ کو جلدبازی میں کوئی فیصلہ نہ کرنے کی معقول اپیل کی ہے۔ فرانس نے حملے کا اختیار اقوام متحدہ کو دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ جبکہ عراق پر حملہ کی صورت میں غیر جانبدار رہنے کا اعلان کیا ہے۔ عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات یکساں ہیں۔ تاہم حکمرانوں کی مجبوریاں اور مفادات مختلف ہیں۔ جس کے باعث بعض دبے لفظوں میں امریکہ کو حملہ نہ کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے امریکہ کو احتیاط سے کام لینے کا مشورہ دیا ہے۔ روس کی تباہی کے بعد امریکہ پوری دنیا کا تھانیدار بننا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے دنیا کے بعض علاقوں میں اس نے طاقت کا عملی مظاہرہ بھی کر دکھایا ہے۔ خاص طور پر افغانستان میں امریکہ نے اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے اور من پسند حکومت کے قیام کے لئے جس سفاکی کا مظاہرہ کیا اسے تاریخ میں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ 60 ہزار افغانیوں کو خاک وخون میں تڑپا کر امریکہ نے

اپنا مقصد تو حاصل کر لیا۔ لیکن افغانیوں سمیت دنیا کی مختلف قوموں کی نفرت اس کے کھاتے سے نہیں نکالی جاسکے گی۔ عراق کے بعد سعودی عرب اور عالم اسلام کی واحد نیوکلیئر پاکستان امریکہ کا ہدف ہیں۔ جیسا کہ خدشات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ایران بھی امریکہ کی ہٹ لسٹ پر ہے۔ عالم اسلام کو نقصان پہنچانا امریکہ کی سرشت میں شامل ہے۔ آٹھ سالہ ایران عراق جنگ اسی پالیسی کا حصہ تھی۔ تاکہ دونوں ملکوں کو لڑا کر ناقابل تلافی نقصان پہنچایا جائے۔ عراق کو ایک منصوبے کے تحت پہلے ایران کے خلاف آزمایا گیا پھر کویت کے خلاف استعمال کیا گیا۔ یہ بھی امریکہ کی فطرت کا خاصہ ہے کہ جسے پہلے آلہ کار کی حیثیت سے استعمال کرتا ہے پھر اسی پر ہاتھ صاف کرتا ہے۔ سال ہا سال سعودی عرب کے تیل کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ پھر تیل کے ذخائر پر پہرے کی آڑ میں قبضہ آن جمایا۔ سعودی تیل اور دولت دونوں سے اپنی معیشت کو مستحکم کیا اور اقتصادی ڈھانچہ کو توانا کیا۔ اب وہی سعودی عرب آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔ افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجانے میں پاکستان نے فرنٹ لائن کا کردار ادا کیا۔ معاونت اور خدمت کے ریکارڈ قائم کئے۔ وطن عزیز کی ہوائیں' فضائیں' سب امریکہ کی خدمت کے لئے وقف کردی گئیں۔ ہمارے ایٹمی پروگرام اور میزائل ٹیکنالوجی کو شمالی کوریا سے منسوب کر کے ہمیں آنکھیں دکھائی جارہی ہیں۔ اب تو سعودی عرب کے مقامات مقدسہ کے حوالہ سے بدنیتی عیاں ہے۔ تاکہ بنیاد پرستی اور جہاد کی ہر تحریک کو کچلا جاسکے۔ عالم اسلام کے ممالک اب بھی نہ جاگے تو پھر کبھی نہ جاگ سکیں گے۔ امریکہ باری باری سب کا سر کچلنا چاہتا ہے۔ مسلم مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے تمام ممالک کو مشترکہ اور قابل عمل تدابیر اختیار کرنا ہوں گی۔ اگر عالم اسلام کے 55 ممالک یک مشت ہو کر مرنے کا فیصلہ کرلیں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں ختم نہیں کرسکتی۔ اتحاد میں ان کی بقا ہے۔ اپنے اپنے مفادات کو بالائے طاق رکھ کر مرنے جینے کا عہد کریں تو بچ سکیں گے۔

امریکہ کی خودسری

امریکہ اور برطانیہ نے اقوام متحدہ کو پیش کی جانے والی عراقی ہتھیاروں کی دستاویز کو غلط بیانی پر مبنی قرار دیتے ہوئے اس پر شدید تنقید کی ہے۔ ادھر امریکہ نے ممکنہ جنگ کے پیش نظر اپنے مزید پچاس ہزار فوجیوں کو خلیج جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ فوجیوں کو بھیجنے کے فیصلے کا اعلان عراق کی طرف سے اقوام متحدہ کی قرارداد پر عملدرآمد نہ کرنے کی صورت میں کچھ دن بعد کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ عراق نے بارہ ہزار صفحات پر مشتمل دستاویزات میں اپنے اسلحے کے ذخائر اور فروخت کنندہ کے بارے میں جو تفصیلات دی ہیں

ان کے مطابق عراق نے یہ تمام اسلحہ امریکہ' فرانس' جاپان' جرمنی اور چین سے حاصل کیا ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ زیادہ تر اسلحہ 26 فرانسیسی اور چودہ امریکی کمپنیوں سے خریدا گیا ہے۔ دنیا بھر میں اسلحہ بیچنے والی کمپنیوں میں سر فہرست امریکہ کی چھ کمپنیاں ہیں جو دنیا بھر میں اسلحہ فروخت کر رہی ہیں۔ عراق اسلحے کی زیادہ تر ترسیل ان دنوں کی گئی جب وہ ایران کے خلاف جنگ کر رہا تھا اور ایران کے اسلامی انقلاب کے اثرات کو ایرانی سرحدوں سے باہر بالخصوص عرب ممالک تک پہنچنے سے روکنے کا فریضہ ادا کر رہا تھا۔ یہ کام چونکہ امریکہ کے اشارے پر کیا گیا تھا۔ اس لئے عراق کو ہر قسم کے اسلحے کی فروخت کی گئی تاکہ ایک مسلمان ملک کو دوسرے اسلامی ملک سے لڑا کر ایک کو تباہ اور دوسرے کو اس حد تک کمزور کر دیا جائے کہ آئندہ کئی برس سر اٹھانے کے قابل نہ ہو سکے۔ لیکن ایران عراق کی آٹھ سالہ جنگ کے دوران دونوں متحارب ملکوں نے دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گھمسان کی جنگ لڑنے کی بجائے اکادکا آپریشن کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ عراق نے ایران کے خلاف کیمیائی ہتھیار استعمال کئے اور میزائل بھی۔ لیکن محسوس یہ ہوتا ہے کہ صدام حسین نے اسلحہ دینے والے ملکوں کو مطمئن کرنے کے لئے چند ہتھیار استعمال کئے۔ ایران کے بعد کویت کے خلاف جنگ میں بھی عراق نے چند پیٹریاٹ میزائل داغے جبکہ امریکہ کے پاس عراق کو دیئے گئے اسلحے کے بارے میں اعداد شمار پر مشتمل مکمل رپورٹ موجود ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بقول امریکہ عراق کے پاس وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار موجود بھی ہیں تو وہ اس کو فروخت کس نے کئے۔ اس امر کا اظہار عراق اپنی دستاویزات میں بھی کر چکا ہے کہ اس نے یہ اسلحہ کن کن ممالک سے خریدا ہے۔ ان میں خود امریکہ بھی شامل ہے۔ اگر وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار خریدنا اور رکھنا جرم ہے تو اس جرم میں خود امریکہ' فرانس' جرمنی' برطانیہ اور چین بھی شریک ہیں۔ جس جرم میں چھ فریق شامل ہوں سوال یہ ہے کہ اس میں قابل تعزیر صرف ایک کو ہی کیوں گردانا جارہا ہے۔ اگر عراق اسلحہ خریدنے کا مجرم ہے تو امریکہ ہی اسلحہ فروخت کرنے کا مجرم ہے۔ علاوہ ازیں جب امریکہ ایک چیز فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کر چکا ہے تو پھر اسے کوئی حق نہیں کہ خود ہی اسے تباہ بھی کرے۔ اس طرح دنیا میں یہ روایت بھی جڑ پکڑ سکتی ہے کہ طاقور ممالک چھوٹے ممالک کو اسلحہ فروخت کر کے ان پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار رکھنے کا الزام عائد کر کے خود ہی اسے تباہ کر دیں اور پھر نئے سرے سے اسلحے کی فروخت شروع کر دیں۔ اس سے اسلحہ ساز ملکوں کی چاندی ہی چاندی ہوگی۔ جبکہ چھوٹے اور ترقی پذیر ملک پستے چلے جائیں گے۔ امریکہ جو عالمی سطح پر اپنی پالیسی بنانے کے لئے آئندہ ربع صدی کے حالات کا تجزیہ کرتا ہے اس کے مطابق آئندہ پچیس برس میں جن ممالک میں اسلحہ کی

طلب زیادہ ہوگی ان میں بھارت' پاکستان' خلیج کی ریاستیں اور تائیوان شامل ہیں۔ پاک بھارت حالات تو دنیا کے سامنے ہیں ہی ان دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ ادھر خلیج میں اسرائیل کی جارحیت کی بنا پر عرب ملکوں کو بھی اپنے دفاع کے لئے اسلحے کی ضرورت ہے۔ جبکہ تائیوان اور چین کے درمیان کشیدگی کی بنا پر تائیوان کو ہتھیار درکار ہیں۔ یہ ہتھیاروں کی کھپت کے وہ ذرائع ہیں جو ریکارڈ پر ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ملکوں میں جاری مسلح تحریکوں کو بھی اسلحہ کی سپلائی انہی ممالک سے کی جارہی ہے۔ ان میں تامل ناڈو' سری لنکا کے علیحدگی پسند اور دنیا بھر میں مسلح جدوجہد کرنے والی تحریکیں شامل ہیں۔ حال ہی میں خبر آئی تھی کہ لندن میں بھارت کی انتہا پسند جماعتوں' آر ایس ایس' ویشواہندو پریشد اور بی جے پی کی امداد کے لئے رقوم جمع کی جارہی ہیں۔ ظاہر ہے یہ رقوم ان انتہاپسندوں کو مسلح کرنے کے لئے ہی ہیں۔ علاوہ ازیں امریکہ کی نظر میں دہشت گردی کی سب سے بڑی مجرم جماعت القاعدہ نے اسلحہ کہاں سے حاصل کیا۔ ان کے پاس جو جدید اسلحہ ظاہر کیا جارہا ہے اس کے خالق بھی امریکہ' روس اور دیگر بڑے ترقی یافتہ ممالک ہی ہیں۔ اس طرح یہ ممالک آم کے آم گٹھلیوں کے دام وصول کر رہے ہیں۔ خود ہی اسلحہ دیتے ہیں اور پھر خود ہی اس اسلحے کی تباہی کے منصوبے بناتے ہیں۔

لاعلم وزیراعلیٰ بے خبر وزیراطلاعات

مناواں لاہور کے ڈاکٹر احمد جاوید خواجہ اور ان کے خاندان کے آٹھ افراد کو ایف بی آئی نے چھاپہ مار کر اٹھالیا۔ ایف بی آئی کی اس دریدہ دہنی کے خلاف پورے ملک میں شدید ردعمل ہوا۔ اس ناخوشگوار واقعہ کا قابل ذکر پہلو یہ کہ صوبہ پنجاب کے وزیراعلیٰ پرویزالٰہی اس واقعہ سے لاعلم رہے۔ یہاں تک حکومتی جماعت کے روح رواں چوہدری شجاعت حسین کو بھی خبر نہ ہوسکی۔ حکومتی ترجمان کے گوہر فشاں وزیر اطلاعات ونشریات کو بھی اطلاع نہ ہوسکی۔ جبکہ ایک غیر ملکی ٹی وی چینل نے موقع محل کی تصاویر کے ساتھ خبر نشر کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگائی۔ امریکی مداخلت پر عوام میں تشویش کا پھیلنا ایک فطری امر ہے۔ پاکستان کے کروڑوں محب وطن شہری اس واقعہ پر خون کے آنسو رونے پر مجبور ہیں۔ امریکی ادارہ جب چاہے جسے چاہے اٹھالے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ عوام یہ پوچھنے پر مجبور ہیں کہ پہلے پاکستان کا نعرہ لگانے والے حکمران کیوں نہیں بتاتے کہ یہ کیسا آزاد و خود مختار پاکستان ہے جس میں ایف بی آئی کے اہلکار دندناتے پھر رہے ہیں۔ محب وطن ڈاکٹر اور ان کے رشتہ داروں کو رات کے اندھیرے میں اسلحہ کی نوک پر اٹھایا گیا۔ پردہ دار خواتین کی بے حرمتی اس کے علاوہ کی گئی۔ اس ساری

بقیہ: صفحہ 57 پر

سید ابو بکر غزنویؒ

حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ ذریتہ وعترتہ واھل بیتہ اجمعین!

حضور اقدس ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ جو جو انہیں محبوب تھا ہم بھی انہیں چاہیں اور ان سے پیار کریں۔ جن جن سے تعلق خاطر تھا ہم بھی ایک قلبی رابطہ ان سے محسوس کریں اور ان کا ادب واحترام' ان کی تعظیم وتوقیر جی کی گہرائیوں میں محسوس کریں۔ اگر ہم ایسا محسوس نہیں کرتے تو خود حضور ﷺ سے ہماری محبت میں نقص ہے اور ہزار ہم محب رسول ہونے کا دعوٰی کریں اگر یہ کیفیت نہیں ہے تو یہ حب رسول ﷺ محض ایک فریب نفس ہے۔ محبوب کی ہر شے عزیز ہوتی ہے۔ وہ لباس جو محبوب پہنتا ہے اور جس میں اس کی خوشبو بسی ہوتی ہے جی کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ایک عاشق نے کہا:

اے گل بتو خور سندم' تو بوئے کسے داری

"اے پھول تو اس لئے بھلا معلوم ہوتا ہے کہ تجھ سے یار کی خوشبو آتی ہے۔"

اس گھر کے درودیوار پر پیار آتا ہے جس میں محبوب نے زندگی بسر کی ہو۔ قیس عامری کہتا ہے:

امر علی الدیار دیار لیلی
اقبل ذا الجدارو ذا الجدارا

وماحب الدیار شغفن قلبی
ولکن حب من سکن الدیارا

"میں لیلیٰ کے گھروں کے پاس سے گزرتا ہوں۔ کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں۔ کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں۔ کچھ ایسی بات نہیں کہ ان کے گھروں کے پتھروں اور اینٹوں پر میں ریجھا ہوا ہوں۔ نہیں۔ یہ تو اس کی محبت کا تقاضا ہے جو ان گھروں میں رہتا تھا۔"

وہ راہیں جن سے یار گزرتا ہے ان راہوں پر پیار آتا ہے:

وہاں وہاں ابھی رقصاں ہے بوئے عنبر وگل
جہاں جہاں سے چمن میں بہار گزری ہے

قیس عامری کہتا ہے:

من آل لیلیٰ وایں لیلیٰ

"لیلیٰ اب کہاں ہے۔ لیلیٰ کے بچوں کے چہروں میں لیلیٰ کی جھلک دیکھتا ہوں۔"

یہ محبت کی عام واردات ہیں۔ محبت تو جہاں بھی ہوگی۔ اس کے برگ وبار یہی ہیں۔ ان کیفیتوں کا حال صحابہ کرامؓ سے پوچھو۔ آپ ﷺ کے وضو سے جو پانی بچ جاتا۔ صحابہ کرامؓ اس پر جھپٹ پڑتے۔ (صحیح بخاری کتاب الوضو' باب استعمال فضل وضوء الناس' نسائی' کتاب الطھارۃ باب الانتفاع بفضل الوضوء)

صحابہ کرامؓ اسے تبرکاً اور تیمناً جسم پر ملتے تھے۔ آپ ﷺ کا لعاب مبارک صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں پر گرتا تھا۔ آپ ﷺ حجامت کرواتے تو عاشقوں کا آپ ﷺ کے گرد ہجوم ہوتا تھا اور آپ ﷺ کے بالوں کو سر سے اترتے ہی اچک لیتے تھے۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی قرب النبی)

صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ ﷺ کی ان نشانیوں کو آخرت کا توشہ سمجھتے تھے اور مرنے کے بعد بھی اپنے آپ سے جدا کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ جب حضرت انسؓ کے گھر تشریف لاتے تو ان کی والدہ آپ ﷺ کے پسینے کو ایک شیشی میں محفوظ کر لیتیں اور اپنے عطر میں ملا لیتی تھیں۔ حضرت انسؓ فوت ہونے لگے تو انہوں نے نصیحت کی کہ:

"میرے لاشے پر حنوط ملو تو اس میں حضور ﷺ کے پسینے میں بسا ہوا عطر بھی ملا لینا۔" (صحیح بخاری کتاب الاستینان)

حضرت معاویہؓ کے پاس آپ ﷺ کی ایک قمیص' ایک تہبند' ایک چادر اور چند موئے مبارک تھے۔ انہوں نے وفات کے وقت وصیت کی کہ مجھے ان کپڑوں میں دفناؤ اور یہ موئے مبارک میرے ساتھ رکھو۔

ایک دن حضور ﷺ حضرت ام سلیمؓ کے گھر تشریف لائے۔ گھر میں مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا دہانہ اپنے منہ سے لگایا اور پانی پیا۔ حضرت ام سلیمؓ نے مشکیزے کا دہانہ کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا تھا کہ میرے آقا ﷺ کے مقدس ہونٹوں نے اس دہانے کو لمس کیا ہے۔ (طبقات ابن سعد)

ہاں! تو میں عرض کر رہا تھا کہ محبوب کی ہر شے عزیز ہوتی ہے۔ اس کی گلیاں عزیز' اس کا آستانہ عزیز'

اس کا پیرا ہن عزیز' اس کی جوتیاں عزیز' اس کا گھرانہ عزیز اور اس کے خادم عزیز۔

پس اس ذات اطہر واقدس کی محبت کا ایک بدیہی تقاضا ہے کہ اہل بیت سے محبت ہو جیسا کہ خود رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "احبونی لحب اللّٰه واحبوا اهل بیتی لحبی ۰ "اللہ کی محبت کی بنا پر مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی بنا پر میرے گھرانے کے افراد سے محبت کرو۔" (ترمذی)

پھر گھرانہ بھی وہ کہ خود خدا آخری صحیفہ آسمانی میں ان سے خطاب کرتا ہے اور ان کی طہارت وپاکیزگی کا اعلان کرتا ہے:

"انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا ۰ الاحزاب:۳۳"

"اے پیغمبر کے گھر والو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے ہر طرح کی گندگی دور کر دے اور تمہیں ایسا پاک صاف کر دے جیسا کہ پاک صاف کرنے کا حق ہوتا ہے۔

وہ جن کی عظمت وعزت کا یہ عالم کہ قرآن مجید میں ان پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی:

" ان اللّٰه وملائکته یصلون علی النبی یا ایهاالذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما ۰ الاحزاب:۵٦"

"بلا شبہ اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو۔"

تو ایک صحابیؓ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا:

"امرنا اللّٰه ان نسلی علیك یا رسول اللّٰه فکیف نسلی علیك"

"اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آپ ﷺ پر درود بھیجیں۔ آپ ﷺ ہمیں سکھائیں کہ ہم آپ ﷺ پر کیسے درود بھیجیں۔"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یوں کہو:

" اللهم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کماصلیت علیٰ ابراهیم وعلیٰ آل ابراهیم انك حمید مجید ۰ (صحیح مسلم جلد اول)"

وہ جن کے مجد وشرف کا یہ مقام کہ حجۃ الوداع کے خطبے میں کتاب اللہ کے ساتھ آپ نے ان کا ذکر کیا: "انا تارك فیکم الثقلین ۰ کتاب اللّٰه واهل بیتی ۰ "میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔

اللہ کی کتاب اور میرے گھرانے کے افراد۔" (صحیح مسلم)

وہ جن کی فضیلت کعبے کا دروازہ تھام کر آپ ﷺ نے یوں بیان فرمائی:

"الا ان مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة نوح. من رکبها نجا ومن تخلف عنها هلك. " دیکھو! میرے اہل بیت کی مثال تم میں کشتی نوح کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا جو اس سے دور رہا ہلاک ہو گیا۔" (مسند امام احمد عن ابی ذر)

وہ جن کے احترام کو ملحوظ رکھنے کے لئے آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی:

" ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما. (ترمذی)"

"کتاب اللہ اور اہل بیت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔ حتی کہ وہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں گے۔ پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان سے کیا سلوک کرتے ہو............" سیدا شباب اهل الجنة رضی الله عنهما!

بالخصوص حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے آپ کو ایک خاص قلبی لگاؤ تھا۔ ان کی پیدائش کے وقت خود حضور ﷺ نے ان کی کان میں اذان دی تھی :اشهد لا اله الا الله. "کی صدا ان کی روح میں اتاری تھی اور اپنا لعاب مبارک ان کے دہن میں ڈالا تھا۔ آپ ﷺ انہیں چومتے تھے اور سینے سے لگا کر بھینچتے تھے۔ مسند امام احمد میں ہے: "یضم الیه حسناً وحسیناً."

وہ لوگ جنہیں رسول اللہ ﷺ کے انوار و برکات کی معرفت حاصل ہے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کیسی سعادت عظمیٰ ہے جو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے حصے میں آئی۔ بارگاہ رسالت میں جن کی محبوبیت کا یہ عالم کہ آپ ﷺ فرمائیں:

" هذان ابنای وابنا ابنتی. اللهم انی احبهما واحبهما واحب من یحبهما. ترمذی"

حسن اور حسین! یہ میرے بیٹے' میری بیٹی کے بیٹے' اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کو اپنا محبوب بنا اور جو ان سے محبت کرے تو بھی ان سے محبت کر۔"

وہ جن کے بارے میں آپ ﷺ فرمائیں: " الحسن والحسین سید شباب اهل الجنة. ترمذی "حسنؓ اور حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

وہ جن پر آپ ﷺ کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت حسنؓ اور

حضرت حسینؓ سرخ قمیص پہنے ہوئے آئے اور چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے اور دونوں کو گود میں اٹھایا اور فرمایا:

”صدق اللّٰہ! انما اموالکم واولادکم فتنة. نظرت الی ھذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبرحتی قطعت حدیثی ورفعتھما. ترمذی' ابوداؤد' نسائی“

اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی تو ہیں۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور اپنی بات قطع کرتے ہوئے میں نے انہیں اٹھالیا۔“

جب رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی تو حضرت حسینؓ کی عمر پانچ برس اور بعض روایتوں کے مطابق سات برس تھی۔

البدایہ والنہایہ میں ہے: ”کان الصدیق یکرمه ویعظمه وکذالك عمرؓ وعثمانؓ.“

”حضرت صدیق اکبرؓ حضرت حسینؓ کا احترام کرتے تھے اور ان کی تعظیم بجالاتے تھے اور یہی حال حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کا تھا۔“

یہ بیان حضرت حافظ ابن کثیرؒ کا ہے جو نہایت محتاط مورخ اور بلند پایہ محقق ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ حضرت ابوبکرؓ ان سے محبت کرتے تھے بلکہ اس پانچ سات سال کے بچے کی تعظیم بجالاتے تھے۔

اسی طرح تمام صحابہ کرامؓ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا غایت درجہ احترام کرتے تھے۔ ایک دن حضرت ابوہریرہؓ حضرت امام حسنؓ سے ملے اور کہا کہ ذرا پیٹ کھولئے۔ جہاں حضرت سرور عالم ﷺ نے بوسہ دیا تھا وہیں میں بھی بوسہ دوں گا۔ انہوں نے پیٹ سے کپڑا اٹھایا اور آپ نے وہیں بوسہ دیا۔“ (احمد)

ایک بار بہت سے لوگ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے حضرت امام حسینؓ آنکلے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہنے لگے: ”میں تمہیں بتاؤں کہ زمین پر رہنے والوں میں سے آج آسمان والوں کو کون سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہی جو جارہا ہے۔“

صحابہ کرامؓ کو جو محبت اور عقیدت حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے تھی۔ اس کا سرچشمہ وہی عشق اور والہانہ شیفتگی تھی جو صحابہ کرامؓ کو حضور ﷺ کی ذات گرامی سے تھی:

اک بات اس میں پائی تھی شوخی یار کی
ہم نے بھی اپنی جان لڑادی قضا کے ساتھ

پس جس گھرانے کی محبوبیت کا یہ عالم ہو اس کی محبت اور یاد میں جو صبحیں اور شامیں بسر ہو جائیں حاصل عمر رائیگاں ہیں۔ ان کی مدح و توصیف میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں کم ہیں۔ ان کی یاد روح کی پاکیزگی اور دل کی طہارت کا ساماں ہے۔

ساتھیو! اپنے حریم دل میں جھانک کر دیکھو۔ اگر اس دل میں اہل بیتؓ کی محبت اور بالخصوص حسینؓ بن فاطمہؓ کی محبت نہیں پاتے ہو تو تم یقین کر لو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمہاری محبت بھی محض فریب نفس ہے۔ صحابہ کرامؓ کو دیکھو کہ آپ ﷺ کا پسینہ 'آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی' آپ ﷺ کے موئے مبارک' حتیٰ کہ آپ ﷺ کا لعاب دہن بھی انہیں عزیز تھا۔ پھر آہ صد ہزار آہ و حرمان! اگر تم اپنے سینے کو حسینؓ بن فاطمہؓ بنت محمد ﷺ کی محبت و تعظیم سے خالی پاتے ہو۔ یہ بہت بڑی محرومی ہے اور شقاوت۔ تم یقین کرو کہ حضور ﷺ کی محبت اگر تمہارے رگ و پے میں اتر جائے تو ان کے غلاموں کے غلاموں کا بھی ادب کرو۔

آہ! یہ کیسی للٰہیت کی موت اور ایمان کی جانکنی ہے کہ بعض علماء عین منبر رسول ﷺ پر کھڑے ہو کر اس محبوب بارگاہ رسالت ﷺ اس جگر گوشہ بتول کا ذکر حقارت آمیز لہجے میں کرتے ہیں۔ وہ گھرانہ جس سے تم نے فیض حاصل کیا وہ جن کی جوتیوں کے صدقے تمہیں ایمان و اسلام کی معرفت حاصل ہوئی تم کو کیا ہوا کہ تم ان ہی کی عیب چینیاں کرتے ہو۔ پھر اس عیب چینی اور خردہ گیری کے لئے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے سوا کوئی جگہ نہیں ملتی۔ پھر تم اپنے لب و لہجہ کو تو دیکھو۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے شمر ذی الجوشن' یزید اور ابن زیاد نے اہل بیت کے خلاف مقدمے میں تمہیں اپنا وکیل بنا لیا ہے۔ حدیث قدسی ہے:

”من عادیٰ لی ولیاً فقد آذنته بالحرب ۔“جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے میں اس کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔“

حضرت امام حسینؓ کے ولی اللہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ وہ صحابی بھی تھے اور اہل بیت میں سے بھی تھے۔ وہ صرف صحابی ہی نہ تھے جلیل القدر علماء صحابہؓ میں سے تھے۔ وہ صرف اہل بیت میں سے نہ تھے' محبوب بارگاہ رسالت تھے۔ پس حضرت حسینؓ کی شان میں گستاخی ان کی تنقیص' ان کے بارے میں سوئے ادب سراسر موجب حرماں ہے:

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

ساتھیو! محض تمہار ا جی بہلانے کے لئے یا تمہیں خوش کرنے کے لئے تو میں وعظ نہیں کہتا ہوں۔ خدا! محض اپنی رضا اور خوشنودی کے لئے وعظ کہنے کی توفیق دے۔ تمہاری رنجش اور تمہاری خوشنودی سے کیا ہوتا ہے:

از رد و از قبول تو فارغ نشستہ ایم

اے آنکہ خوب مانشناسی ز زشت ما

وہ بیماریاں جو تم میں اور مجھ میں نہیں ہیں۔ میں ان پر بات کیوں کروں کہ ایسا کرنا محض تضیع وقات ہوگا۔ وعظ کہنے کا مقصد تو اصلاح حال ہے۔ کبھی مادہ فاسد کے اخراج کے لئے جراحی کا عمل ناگزیر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ نشتر لگتا ہے تو مریض کو تکلیف ہوتی ہے مگر یہ تکلیف بڑی سود مند ہے۔ دوستو:

چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر

کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

فبشر عبادالذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ۔ وآخر دعونا ان الحمدللّٰہ رب العالمین! ماخوذاز : "قربت کی راہیں"

خدارا شوگر کے مریض ذرا عقل سے کام لیں!

شوگر کنٹرول کرنے کے لئے ساری زندگی عارضی وقتی انگریزی گولیاں ہی کھاتے رہنا آخر کہاں کی عقل مندی ہے۔ شفا منجانب اللہ پر ایمان رکھیں۔ عارضی وقتی علاج کی بجائے عقل سے کام لیتے ہوئے ہمارے ہربل شوگر کورس کو صرف ایک دفعہ آزمائیں۔ مایوسی تو گناہ ہے۔ ہم نے شوگر کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے ایک خاص دیسی طبی ہربل دوائی ایجاد کرلی ہے۔ جسے یقین نہ آئے وہ آزما کر دیکھ لے۔ ہمارے جذبہ خدمت انسانیت کی قدر کریں۔ ہمارے شوگر کورس سے آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شوگر سے نجات مل سکتی ہے۔ آج ہی خود تشریف لائیں یا خط لکھیں یا ٹیلی فون کرکے گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک وی پی (VP) شوگر کورس منگوالیں۔ ہمارا یہ شوگر کورس انتہائی سستا آسان اور مختصر ہے۔ انشاء اللہ! شوگر مستقل ختم ہوگی۔ آج ہی ٹیلی فون پر رابطہ کریں۔

المسلم دارالحکمت (رجسٹرڈ) بالمقابل جامع مسجد مبارک جالپور روڈ حافظ آباد پاکستان
☎ 0438-521787-522468

فون پر بات نہ ہو خط لکھیں ٹیلی فون اوقات شام 6 بجے تا رات 11 بجے

۴۸۳

مولانا اللہ وسایا

حضرت امام ابن ماجہؒ

نام محمد کنیت ابو عبداللہ الرابعی القزوینی نسبت اور ابن ماجہ عرف ہے۔ نسب نامہ یوں ہے۔ ابو عبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ الرابعی باالولاء القزوینی ہے۔

بعض حضرات نے دادا کا نام ماجہ لکھا ہے۔ بعض نے اسے والدہ کا نام قرار دیا ہے۔ عجالہ نافع میں شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ماجہ لقب پدر ابو عبداللہ است نہ لقب جداو نہ نام مادر

ماجہ نہ ماں کا نام ہے نہ دادا کا بلکہ امام صاحب کے والد کا لقب ہے۔ اور یہی صحیح اور قرین قیاس ہے۔

قزوین ایران کا مشہور شہر جسے آپ کے مولد و مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسی نسبت سے قزوینی کہلاتے ہیں۔ آپ ۲۰۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔ قزوین کے جید علماء بقید حیات تھے۔ آپ نے ان سے استفادہ کیا۔ عمر کے اکیسویں سال ۲۳۰ ہجری میں سماع حدیث کے لئے عراق بصرہ کوفہ بغداد مکہ مصر اور رئی کا سفر کیا۔ حافظ ابن حجر نے خراسان اور شام میں تحصیل علم کے لئے جانا بھی لکھا ہے۔

مشہور محدث ابوبکر بن شیبہؒ سے خصوصیت سے تحصیل علم کیا۔ امام مالکؒ اور امام لیث کے شاگردوں سے استفادہ کیا۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے۔ مورخ ابن خلکان نے آپ کو امام فی الحدیث اور متعلقات حدیث کے علوم کا ماہر قرار دیا ہے۔ ابن کثیر نے آپ کے علم و عمل اور تبحر علمی اور اصول فروغ کا ماہر قرار دیا ہے۔ علامہ ذہبیؒ نے فرمایا: ”قدکان ابن ماجه حافظاً صدوقاً واسع العلم“ مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے آپ کو شافعی المسلک قرار دیا ہے۔ ۲۱ر مضان ۲۷۳ ہجری کو انتقال فرمایا۔ اگلے دن تدفین ہوئی۔ اس اعتبار سے چونسٹھ سال عمر مبارک ہوئی۔ آپ کی تصنیفات میں ایک تفسیر کا بھی ذکر ملتا ہے۔ گرانقدر تصنیف آپ کی سنن ابن ماجہ ہے۔ حافظ ابن حجرؒ اس کے متعلق فرماتے ہیں: ”وکتابه فی السنن جامع جید“ ان کی کتاب سنن (احکام) میں ایک عمدہ جامع ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ نے ابن ماجہ کو نہایت مفید کتاب کہا۔ صرف مسائل فقہ کے اعتبار سے اس کی ترتیب

وتبویب کی تعریف کی۔ شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ فی الواقع حسن ترتیب' عدم تکرار اور اختصار جو اس کتاب میں ہے اور کسی کتاب میں نہیں۔ اس میں نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نادر احادیث ہیں جس سے صحاح خمسہ خالی ہیں۔ مختلف احادیث نقل کرتے ہوئے بعض ایسے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو ایمان افزاء ہیں۔ جس سے حدیث نبوی سے اس عہد کے مسلمانوں کے تعلق کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً باب ماجاء فیما یستحب من التطوع باالنھار میں حبیب بن ثابت کی روایت نقل کی کہ انہوں نے اس حدیث کے راوی ابو اسحٰق سبیل کو مخاطب کر کے فرمایا: ''ماأحب ان لی بحدیثك هذا ملاء مسجدك ذهباً .'' مجھ کو آپ نے جو حدیث سنائی اس کے بدلہ میں تمہاری مسجد کے برابر بھرا ہوا سونا لینا بھی پسند نہیں کرتا۔

ماجہ میں پانچ ثلاثی روایات ہیں۔ جبکہ مسلم ونسائی کی عالی روایات رباعیات ہیں۔ جو ابن ماجہ میں بکثرت موجود ہیں۔ ابن ماجہ میں پانچ ثلاثی روایات ایک ہی سند سے مروی ہیں۔ ابن ماجہ طبقہ کے لحاظ سے بہت عالی ہیں۔ مگر سند کے اعتبار سے ان کا کوئی خاص وزن نہیں۔ علامہ ذہبیؒ نے امام ابوزرعہؒ کے متعلق فرمایا: ''کان من افراد الدهر حفظاً وذكاءً ديناً عملاً وعلماً .'' ابوزرعہؒ حفظ حدیث ذکاوت دین داری علم وعمل کے زمانہ سے یکتائے روزگار اشخاص میں سے تھے۔ یہی امام ابوزرعہ نے ابن ماجہ کو دیکھ کر یہ سند عطا کی کہ اگر یہ کتاب (ابن ماجہ) لوگوں کے ہاتھ پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار ومعطل ہو جائیں گی۔ چنانچہ حافظ ابوزرعہ کی حرف بہ حرف پیشگوئی پوری ہوئی۔ مثلاً صحیح ابن حبان صحت وقوت اسناد کے لحاظ سے ابن ماجہ سے اصح ہے۔ مگر جو قبولیت ابن ماجہ کو ملی وہ صحیح ابن حبان کو نہیں ملی۔ حافظ ابوالفضل محمد بن مطاہر مقدسی ۵۰۷ ہجری میں جنہوں نے ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں شمار کیا۔ اس کے بعد تمام مصنفین نے ان کی پیروی کی حافظ ابن حجر نے اس میں منکر احادیث کی تعداد زیادہ فرمائی ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے تصریح کی کہ منکر کا قول رجال ابن ماجہ کی طرف کرنا اولیٰ ہے۔ حدیثوں پر محمول کرنا صحیح نہیں ہے۔

جن روایات میں ابن ماجہ منفرد ہیں۔ ان میں صحیح حدیثیں بھی ہیں۔ حسن بھی اور ضعیف بھی۔ ان وجوہ کی بنیاد پر ابن ماجہ کا درجہ آخر میں رکھا گیا۔ سنن ابن ماجہ میں بتیس کتابیں پندرہ سو ابواب اور چار ہزار احادیث ہیں۔ گیارہ شروحات ابن ماجہ کی متداول ہیں۔

☆......☆......☆

مولانا اللہ وسایا

رمضان المبارک میں خانقاہ سراجیہ کے شب و روز

مشائخ سلف اپنا جانشین اسے مقرر کیا کرتے تھے جسے جانشینی کا اہل پاتے تھے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے جانشین حضرت خواجہ بابا فریدالدینؒ شکر گنج، حضرت خواجہ بابا فریدالدینؒ شکر گنج کے جانشین حضرت خواجہ نظام الدینؒ ہیں۔ ان میں ایک بھی دوسرے کا رشتہ دار نہیں تھا۔ اسی طرح خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے بانی حضرت خواجہ ابوالسعد احمد خانؒ کے جانشین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ کے جانشین حضرت اقدس قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم ہیں۔ ان میں ایک بھی اپنے جانشین کا رشتہ دار نہیں۔

خانقاہ سراجیہ کندیاں کے موجودہ صدر نشین حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے دور سجادہ نشینی میں خانقاہ سراجیہ نے جو روحانی مرکز کے طور پر تعلیم و تربیت اور خانقاہی سلسلہ میں ترقی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ خانقاہ سراجیہ میں پورے سال کے شب و روز عبادت الٰہی میں اپنی مثال آپ ہوتے ہیں۔ اس وقت پورے پاکستان میں خانقاہی سلسلہ کی صدر نشینی کا شرف خانقاہ سراجیہ کو حاصل ہے۔ اور واقعی طور پر پورے ملک میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم شیخ المشائخ اور مرشد العلماء ہیں۔

ذیل میں ہم اس سال کے رمضان المبارک کے ۲۴ گھنٹوں کے معمول کی ترتیب آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ خانقاہی سلسلہ کے کیا شب و روز ہوتے ہیں؟ :

خانقاہ سراجیہ کا رمضان المبارک

رمضان المبارک میں صبح سحری کا وقت ختم ہوتے ہی اذان کے تھوڑی دیر بعد حضرت قبلہ دامت برکاتہم گھر سے فجر کی سنتیں ادا کر کے مسجد تشریف فرما ہوتے۔ آپ کی تشریف آوری پر جماعت کھڑی ہو جاتی۔ جماعت سے فارغ ہوتے ہی ختم خواجگان پڑھا جاتا۔ اس کے بعد شمائل ترمذی کا درس ہوتا۔ تمام

حاضرین اس میں شریک ہوتے۔ شمائل نبویؐ کے بیان کے وقت حضرت قبلہ دامت برکاتہم سمیت پوری مجلس آنحضرت ﷺ کے عشق میں درجہ محویت کے عروج پر ہوتی۔ پوری مجلس پر وجد کی ایک خاص کیفیت طاری ہوتی۔ شمائل ترمذی کے درس کے بعد مراقبہ شروع ہوتا۔ جو اشراق کے وقت تک جاری رہتا۔ اشراق سے فراغت کے بعد حضرت قبلہ دامت برکاتہم اپنے حجرہ میں تشریف لاتے۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک قیام کرتے۔ نووارد ین سلام کی سعادت اور جانے والے رخصت حاصل کرتے۔ اس دوران میں وظائف واسباق تصوف لینے والے رفقاء استفادہ کرتے۔ اس کے بعد حضرت دامت برکاتہم گھر تشریف لے جاکر تلاوت میں مشغول ہوجاتے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تلاوت کا عمل جاری رکھتے اور پھر آرام فرماتے۔ ظہر کی اذان سے قبل نماز کی تیاری میں آپ مشغول ہوجاتے۔ ظہر کی سنتیں گھر ادا کر کے ظہر کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لاتے۔ آپ کی تشریف آوری پر جماعت کھڑی ہوجاتی۔ پورا رمضان المبارک سری نمازوں کی امامت آپ خود کراتے۔ سنتوں کی ادائیگی کے بعد ختم خواجگان ہوتا۔ بعدہ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ مکتوبات شاہ غلام علی دہلویؒ اور شاہ ابوالسعید احمد دہلویؒ کی زاد الطالبین اور مکاتیب کا درس ہوتا۔ شمائل ترمذی اور ظہر کے بعد درس کی ترتیب یہ ہوتی کہ چار پانچ کتابیں لائی جاتیں۔ ایک کتاب حضرت دامت برکاتہم خود کھول لیتے دوسری کتاب پر پڑھنے والے صاحب تلاوت شروع کردیتے۔ جہاں پڑھنے والے سے غلطی ہوتی حضرت دامت برکاتہم تصحیح فرمادیتے۔ یا کہیں کہیں وضاحت کے لئے چند جملے ارشاد فرمادیتے۔ جو انگوٹھی میں نگینے کی طرح ہوتے تھے۔ ایک دو ساتھی بھی ساتھ ہی کتابیں کھول کر گویا درس میں طالب علم کے طور شریک ہوتے۔ باقی سامعین صرف سماع کرتے تھے۔ ظہر کے بعد تصوف کی کتابوں کی خواندگی کا شرف ہمیشہ کی طرح امسال بھی حضرت دامت برکاتہم کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے حاصل کیا۔ شمائل کے سنانے کا شرف مولانا حافظ ریحان صاحب اسلام آبادی کو حاصل رہا۔ دعا کے بعد حضرت پھر حجرہ میں تشریف لاتے۔ ملاقاتی شرف زیارت حاصل کرتے۔ اس دوران میں زیادہ تر تصوف کے اسباق لینے والے حضرات اپنی کیفیات بتلاتے۔ حضرت مدظلہ اس میں اصلاح فرمادیتے۔ جس کے لئے مناسب خیال کرتے اسے اگلا سبق دے دیتے۔ عصر سے کچھ دیر قبل گھر تشریف لے جاتے۔ معمولی استراحت کے بعد وضو کر کے اذان کے بعد عصر کی سنتیں گھر ادا فرماتے۔ آپ مسجد تشریف لاتے تو آپ کی امامت میں عصر ادا ہوتی۔ اس کے بعد پھر ختم خواجگان ہوتا۔ اس کے بعد مکتوبات حضرت مجددؒ کا درس ہوتا۔ مکتوبات سنانے کا شرف حضرت حاجی عبدالرشید صاحب کو حاصل رہا۔ دعا کے بعد حجرہ میں تشریف لاتے۔ افطاری حجرہ میں کرتے۔ خواص اور صاحبزادگان معیت افطاری سے

مشرف ہوتے۔ جبکہ دیگر تمام واردین خانقاہ کی افطاری کے لئے برآمدہ میں اہتمام کیا جاتا۔ جس کی نگرانی وسرپرستی حضرت قبلہ مدظلہ بنفس نفیس خود کرتے۔

مغرب کی نماز کی ادائیگی کے فوراً بعد گھر تشریف لے جاتے۔ کھانا چائے کے بعد تھوڑی دیر استراحت فرماتے۔ ساڑھے سات بجے نماز عشاء کے لئے تیاری کر کے باہر تشریف لاتے۔ حجرہ میں قیام فرماتے۔ عموماً آٹھ بجے جماعت عشاء ہوتی۔ اس کے بعد تراویح شروع ہو جاتی۔ خانقاہ سراجیہ میں تین سپارے یومیہ تراویح میں پڑھنے کا عرصہ سے معمول ہے۔ ہر دس دن کے بعد تراویح میں ختم قرآن ہوتا ہے۔ ہر چار رکعت تراویح کے بعد اتنی دیر ذکر ومراقبہ ہوتا جتنی دیر چار رکعت تراویح میں لگتی ہے۔ اس طرح ایک بجے رات جاکر تراویح ختم ہوتی ہے۔ دعا کے بعد حضرت مدظلہ گھر تشریف لے جاتے۔ ایک گھنٹہ استراحت کے بعد تہجد کے لئے بیدار ہو جاتے اور اختتام سحری سے تھوڑی دیر قبل تک نوافل دعا ذکر ومراقبہ میں مشغول رہتے۔ سحری کے بعد نماز کی تیاری کر کے اذان کے متصل بعد سنتیں گھر میں ادا کر کے نماز فجر کی ادائیگی کے لئے مسجد تشریف لاتے۔

اس سال رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں خانقاہ سراجیہ میں حاضرین وواردین کی تعداد دو صد رہی۔ دوسرے عشرہ میں اڑھائی صد سے تین صد تک کے درمیان تعداد رہی۔ آخری عشرہ میں چار صد سے سات صد تک تعداد رہی۔ خانقاہ سراجیہ کی مسجد میں اٹھانوے حضرات نے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔فلحمدللّٰہ علی ذالك!

بقیہ : عقیدہ ختم نبوت

میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔“

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں امت محمدیہ ﷺ میں یہ بات چودہ سو سال سے طے شدہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال وکذاب ہے۔ اس کے ماننے والوں کا اسلام اور اہل اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جیسے ہمارے خطہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تمام امت کے متفقہ فیصلہ، نیشنل اسمبلی، سپریم کورٹ کے فیصلوں کے مطابق تمام قادیانی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان سے بچنا اور مسلمانوں کو بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین!

☆......☆......☆

مولانا اللہ وسایا

ملفوظات حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

خانقاہ سید احمد شہیدؒ کے شب و روز

خانقاہ عالیہ رائے پور کی روایات کے امین شیخ طریقت حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم نے حال ہی میں ''خانقاہ حضرت سید احمد شہیدؒ'' سبزہ زار کالونی لاہور میں قائم فرمائی ہے۔ گزشتہ تمام رمضان المبارک اپنے مکان واقع کریم پارک راوی روڈ میں گزارتے تھے۔ امسال پہلا رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ ''خانقاہ حضرت سید احمد شہیدؒ'' میں گزارا۔ آپ کے معمولات یہ تھے کہ صبح کی نماز خانقاہ شریف سے متصل مسجد میں ادا فرماتے۔ نماز کے بعد خانقاہ شریف میں ختم خواجگان پڑھا جاتا اور پھر ملفوظات کی مجلس اشراق تک جاری رہتی۔ نماز ظہر کی باجماعت ادائیگی مسجد میں ہوتی۔ خانقاہ شریف میں ظہر کے بعد ختم خواجگان اور پھر ملفوظات کی مجلس ہوتی۔ اس کے بعد استراحت کے لئے حجرہ میں تشریف لے جاتے۔ نماز عصر مسجد میں باجماعت ادا کرنے کے بعد تمام حاضرین ایک ہی حال میں قادری سلسلہ کے مطابق ایک ساتھ بیٹھ کر اپنے اپنے طور پر ذکر کرتے اور حلقہ ذکر کی یہ مجلس افطاری سے تھوڑی دیر قبل ختم ہوتی۔ اجتماعی افطاری ہوتی۔ حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم خود بھی افطاری حاضرین ووار دین کے ساتھ کرتے۔ مغرب کی نماز باجماعت مسجد میں ادائیگی کے بعد اجتماعی کھانا ہوتا۔ حضرت قبلہ مدظلہ بھی شریک ہوتے۔ عشاء کی نماز مسجد میں ادائیگی کے بعد خانقاہ شریف میں متوسلین حاضر ہوتے۔ سنتوں کی ادائیگی کے بعد تراویح کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ اختتام تراویح پر اجتماعی طور پر مہمانوں کی تواضع کی جاتی۔ بعدہ حضرت دامت برکاتہم کی گھنٹہ بھر ملفوظات کی مجلس جاری رہتی۔ ساڑھے گیارہ بجے سے ایک بجے رات تک پھر نوافل میں قرآن مجید سنا جاتا۔ جو دوسرے قاری صاحب پڑھتے تھے۔ دعا کے بعد معمولی استراحت کر کے تقریباً ساڑھے تین چار بجے پھر نوافل کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ جو سحری کے اختتام سے پچیس تیس منٹ قبل تک جاری رہتا۔ اس میں تیسرے قاری صاحب قرآن مجید سناتے۔

افطاری کی طرح سحری بھی اجتماعی ہوتی تھی اور حضرت قبلہ شاہ صاحب دامت برکاتہم شریک محفل ہوتے تھے۔ ان معمولات کے علاوہ جس کو آرام سے جتنا وقت مل جاتا اپنے اپنے طور پر ذکر و تلاوت، نوافل

وعبادت میں مشغول رہتا۔ خانقاہ شریف کے دن رات میں پورے رمضان المبارک کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی عبادت کے عمل میں مشغول رہتا تھا۔ چوبیس گھنٹے خانقاہ شریف کے شب وروز تلاوت وذکر سے آباد وشاداب رہتے تھے۔

اس سال آخری عشرہ میں حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی مجالس کے ملفوظات ادارہ لولاک کے ایک ساتھی نے جمع کئے۔ ہر چند کہ وہ بھی نامکمل اور صرف اشارات پر مبنی تھے۔ ورنہ اللہ رب العزت کی ذات گواہ ہے کہ جس مجلس میں جس عنوان پر آپ گفتگو کرتے۔ معلومات کا ذخیرہ جمع کر دیتے۔ گفتگو اتنی مربوط اور جامع ہوتی تھی کہ ہزاروں صفحات کا خلاصہ اسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اس خزانہ کو مکمل طور پر جمع نہ کر سکے۔ تاہم جو کچھ جمع ہوا وہ قارئین لولاک کی نذر ہے:

بورڈ نہیں، نظر چاہیئے

۲۰ رمضان ظہر کے بعد مولانا احمد سعید لدھیانوی نے کہا کہ حضرت خانقاہ شریف آتے ہوئے دقت ہوتی ہے۔ بورڈ لگوادیں۔ آپ نے فرمایا۔ بورڈ نہیں لگے گا۔ رائے پور کی پہلی حالت دیکھو کہ کوئی سڑک نہ تھی۔ بجلی نہ تھی۔ اسٹیشن واڈانہ تھا۔ مگر مخلوق خدا۔ وہ وہاں پہنچی۔ بورڈ نہیں چاہیئے۔ نظر چاہیئے۔ پھر سڑک آئی۔ دیرہ دون کی طرف سے تو وہ چھ میل دور تھی۔ پھر راستہ بنا پل تک۔ تو آگے پھر تین میل پیدل جانا ہوتا تھا۔ اپنی سواری ہوتی تو بھی جانے کا راستہ نہ تھا۔ مالٹا سے رہائی کے بعد حضرت شیخ الہندؒ رائے پور تشریف لائے تو سواری (گاڑی) پل تک آئی۔ آگے پھر رائے پور کے حضرات آپ کو چارپائی پر بٹھا کر لے آئے۔ اس لئے کہ ضعف تھا۔ چل نہ سکتے تھے۔ اب تو سڑک بن گئی ہے۔ سواری (لاری) گزرتی ہے۔ بجلی حضرت رائے پوریؒ کے وصال کے بعد آگئی ہے۔ پہلے وہاں نہر سے پانی لے کر آتے تھے۔ جو سخت ٹھنڈا برف کی طرح ہوتا تھا۔ پہاڑ ہمالیہ کے دامن میں خانقاہ ہے۔ پہاڑ سے صرف چھ میل ہوگی۔ نہر میں گرمیوں کو نہانا دشوار ہوتا تھا۔ اتنا ٹھنڈا پانی وہی سردیوں میں چلتا تھا۔ اس سے جیسے کیسے وضو کرتے تھے۔ کچھ کریں گے تو کچھ ملے گا۔

۲۱ویں تراویح: پڑھ کر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا:

آج سے رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ پورے رمضان المبارک کا نچوڑ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مغفرتوں کا سیل رواں جیسا منظر ہوتا ہے۔ جہنم کی آگ سے آزادی کے پروانے جاری ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم سے آزادی نصیب فرمائیں۔

آپ ﷺ کو اللہ رب العزت نے رحمتہ اللعالمین بنا کر بھیجا۔ اب دیکھو ہر طرف آنحضرت ﷺ کی رحمتہ اللعالمینی کے مناظر و مظاہر ہیں۔ لیلتہ القدر آپ ﷺ کے صدقہ میں آپ ﷺ کی امت کو نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے پہلے عشرہ میں اسے تلاش کیا۔ دوسرے عشرہ میں تلاش کیا۔ امت کے لئے کتنی راحت فرمادی۔ تعین کر دیا کہ تم صرف آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ اور اس میں بھی مزید آسانی فرمادی کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ یہ سب آنحضرت ﷺ کی طرف سے امت پر رحمتوں اور شفقتوں کا اظہار و ظہور ہو رہا ہے۔

لیلتہ القدر : ایک ہزار مہینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس ایک رات کی عبادت تراسی سال چار ماہ کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔ عام آدمی کی پوری زندگی کی کمائی ایک رات میں مل جائے۔ کیوں جی؟ خزانہ ہاتھ آگیا کہ نہیں۔ کسی کھیت یا مکان کے متعلق معلوم ہو جائے کہ اس میں خزانہ ہے تو ہم خزانہ کی تلاش میں کھیت یا مکان کو پانی تک کھود ڈالیں گے۔ تو یہ خزانہ خداوندی ہے جس کی خبر نبی علیہ السلام نے امت کو دی۔ اس کے لئے محنت کیوں نہ کی جائے۔ محنت کریں خوب کریں۔ تلاوت' نوافل' ذکر اللہ کی کثرت اختیار کریں۔

ایک کسان : نے مرنے سے قبل اپنے بچوں کو جمع کر کے کہا کہ میری زمین میں خزانہ ہے۔ یہ کہہ کر فوت ہو گیا۔ لڑکوں نے گدال لئے۔ پوری زمین کو کھود ڈالا۔ ماں کے پاس آئے کہ والد صاحب نے کہا تھا کہ کھیت میں خزانہ ہے۔ ہم نے پوری زمین کھود ڈالی۔ ماں نے کہا کہ تمہارے والد نے سچ کہا۔ اب تم بیج ڈالو۔ اتنی عمدہ فصل ہوئی کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ جس نے جتنی زیادہ محنت کی اتنا زیادہ پھل پایا۔ ہم محنت کرنے والے بن جائیں۔ پھل زیادہ ملنے کی تو دیر نہیں ہوگی۔ ہماری طرف سے غفلت ہے۔ رب کریم سے مانگو۔ گڑگڑا کر مانگو۔ کثرت سے ذکر کرو۔ کثرت سے تلاوت کرو۔ کثرت سے درود شریف پڑھو۔ کثرت سے دعائیں کرو۔ عزیزوں کے لئے دعائیں کرو۔ ماں باپ کے لئے دعائیں کرو۔ پڑوسیوں کے لئے دعائیں کرو۔ مسلمان بھائیوں کے لئے دعائیں کرو۔ پوری امت کے لئے دعائیں کرو۔ خوب مانگو۔ اتنا مانگو کہ دینے والی ذات کو تمہارے مانگنے پر ترس آجائے۔ اس ذات باری تعالیٰ نے ترس فرمایا تو کام بن گیا۔ ذکر بیٹھ کر کرو۔ لیٹ کر کرو۔ ذکر کرتے کرتے نیند آجائے۔ اس طرح تمہارا سونا جاگنا ذکر میں گزر جائے۔

خانقاہ رائے پور : میں ذکر' تلاوت' نوافل سب چلتے تھے۔ انفرادی' اجتماعی' سب اعمال جاری

رہتے تھے۔ سب مشغول ہوتے تھے۔ کوئی بے کار نہ ہوتا تھا۔ رائے پور میں رمضان شریف کی راتیں جاگتی تھیں۔ وہاں کی راتوں کی رت بدل جاتی تھی۔ سردیوں میں شامیانے لگ جاتے تھے۔ ہر شامیانے کے نیچے حافظ سنارہا ہے۔ اس کے پیچھے دو چار ساتھی کھڑے ہیں۔ ہر شامیانے کے نیچے شبینہ ہورہا ہوتا تھا۔ کیا منظر تھا۔ درودیوار سے چہار سو عبادت کا ذوق ٹپکتا تھا۔

دعاؤں میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہاتھ اٹھا کر انہماک سے دعا کرنا بھی دعا ہے۔ ایک دعا یہ بھی ہے کہ خاموشی سے بیٹھا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ مانگے۔ فریاد کرے۔ اپنے حال کے مطابق اپنی زبان یا دوسری زبان میں۔ یہ بھی دعا ہے۔ مانگنے والے بن جاؤ۔ منگتے کہلاؤ اس ذات باری کی دربار کے۔ جو سب شہنشاہوں کے شہنشاہ ہیں۔ تیسرا کلمہ' استغفار' درود شریف' لاالہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علیٰ کل شیئی قدیر' پڑھو۔ افضل الذکر لاالہ الا اللّٰہ ہے۔ ذاکر بن جاؤ۔ جو پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ پڑھنے والے بن جاؤ۔

صوفیاء کے ہاں لاالہ الا اللہ کا معنیٰ: کوئی معبود نہیں۔ کوئی مسجود نہیں۔ کوئی مقصود نہیں۔ کوئی موجود نہیں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

حضرت رائے پوریؒ فرماتے تھے کہ ذکر میں دھیان اس ذات کا رکھو جو تخلیقات کائنات سے پہلے تھی۔ قیامت کے بعد بھی ہوگی۔ قیامت کے بعد حشر سے پہلے ایک ایسا وقت آئے گا کہ سوائے خدا کی ذات کے کچھ نہ ہوگا: ''کل نفس ذائقة الموت۔'' یہ جہان ختم ہو جائے گا۔ پھر دوسرا جہان لایا جائے گا۔ جس میں بقاء ہوگی۔ اس جہان کو آباد کرنا ہے۔ ذکر اللہ سے کرو۔ دونوں جہانوں میں ذکر کام آئے گا۔

۲۲ویں تراویح کے بعد: حاضرین و متوسلین سے فرمایا:

اس وقت دینی کاموں میں دفاع ختم نبوت سب سے بڑا دینی کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے کہ ایک شخص نے جھوٹا نبوت کا دعویٰ کیا۔ چند ہزار یا چند لاکھ گمراہ اس کے گرد جمع ہو کر مرتد ہو گئے۔ اس کے مقابلہ کے لئے کروڑوں افراد نے جس درجہ میں بھی کام کیا۔ منکرین ختم نبوت کا استیصال کرنے والے اشخاص و جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جنتی بنادیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء: فرمایا ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی۔ سال بھر

قائدین جیلوں میں رہے۔ رہائی کے بعد مارچ ۱۹۵۴ء میں لاہور میں ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ ہوا۔ اس وقت میری عمر ۲۱ برس تھی۔ اس کا اشتہار لکھنے کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت امیر شریعتؒ تشریف لائے تو مولانا مجاہد الحسینی اور دوسرے رفقاء مجھے حضرت امیر شریعتؒ کی خدمت میں لے گئے۔ اور اشتہار کی تعریف کی کہ یہ انہوں نے (میری طرف اشارہ کر کے) لکھا ہے۔ شاہ صاحبؒ میری طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا کہ اشتہار لکھ کر مجھ پر کوئی احسان کیا ہے ؟۔ اپنے نانا کی عزت کا کام کیا ہے۔ اس خوبصورتی سے یہ جملے ادا فرمائے کہ بس جی خوش ہو گیا۔ رات کو جلسہ عام ہوا۔ حضرت جالندھریؒ اور دوسرے حضرات کے بیانات ہوئے۔ پھر شاہ صاحبؒ تشریف لائے۔ میز پر بیٹھ کر تقریر کی۔ شہدائے ختم نبوت کے لئے دعا کرائی۔ اور فرمایا کہ جن کے بچے اس تحریک میں شہید ہوئے ہیں ان کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ بچے جنت میں آغوش محمد ﷺ میں پل رہے ہیں۔ ایک میں بد قسمت ہوں کہ جس کے سینہ میں گولی نہیں لگی۔ اور افسوس کہ اس مسئلہ ختم نبوت کے دفاع کے جرم میں میری بیٹی کو چوٹی سے پکڑ کر گھسیٹا نہیں گیا۔ ایسے انداز میں شاہ صاحبؒ نے یہ جملے فرمائے کہ پورا اجتماع آہوں و سسکیوں کا منظر پیش کرنے لگا۔ وہ ایسی زبردست تقریر تھی۔ مربوط تقریر کہ بس ایک خاص کیفیت شاہ صاحبؒ پر طاری تھی۔ ایسا خطبہ پڑھا کہ اجتماع پر طمانیت کا خیمہ تن گیا۔ بس پھر اسے کھولنا شروع کیا تو کھولتے کھولتے تقریر ہو گئی۔ اس تقریر میں آپ نے مولانا ابو الحسناتؒ کے متعلق فرمایا کہ وہ جبل الاستقامت ہیں۔ شیعہ حضرات کو تحریک میں شرکت پر مبارک دی اور فرمایا کہ خلافت الٰہیہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گئی۔ خلافت راشدہ علیٰ منہاج نبوت یعنی خلافت نبویہ یہ سیدنا صدیق اکبرؓ سے شروع ہو کر سیدنا علی المرتضیٰؓ پر ختم ہو گئی۔ رحمت دو عالم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ سیدنا علیؓ خلافت راشدہ کے خاتم الخلفاء ہیں۔

امیر شریعتؒ کا تذکرہ : فرمایا کہ ایک بار حضرت رائے پوریؒ کو ملنے کے لئے حضرت شاہ صاحبؒ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تشریف لائے۔ تو شیعہ رہنما سید مظفر علی شمسی بھی آگئے۔ بس مجلس لگ گئی۔ خوب بھر پور گفتگو جاری رہی۔ میں بھی جا کر ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔ ان حضرات کی گفتگو سنتا رہا۔ شمسی صاحب چلے گئے۔ تو شاہ صاحبؒ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر میرے ملنے سے 'میرے ہاں آنے سے 'حضرت رائے پوریؒ کی زیارت سے یہ لوگ امہات المومنین کو گالیاں نہ دیں تو میرا کیا نقصان ہے ؟۔ اس کا نام حکمت ہے۔ ادع الیٰ سبیل ربك بالحكمة!

فرمایا میں نے دیکھا کہ شمسی صاحب تقریر کر رہے تھے۔ شاہ صاحبؒ نے جا کر تھپکی دی۔ بس وہ شاہ صاحبؒ کی تھپکی سے شیر ہو گیا۔ جو شاہ صاحبؒ کہنا چاہتے تھے وہ شمسی صاحب نے کہہ دیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے ان کے منہ میں گویا اپنی زبان رکھ دی۔ جو کہلوانا چاہتے تھے ان مسالک کے رہنماؤں سے امیر شریعتؒ کہلوا لیتے تھے۔ یہ بڑی خوبی تھی آپ کی۔

۲۲ رمضان المبارک کی صبح اشراق: سے پہلے ایک عیسائی نوجوان نے اسلام قبول کیا تو آپ نے فرمایا حضرت رائے پوریؒ کو کتاب فیوض یزدانی سے بہت محبت تھی۔ اس کا ترجمہ کرلیا۔ بیسیوں دفعہ مجلس میں پڑھی گئی۔ ایک دفعہ پڑھی جارہی تھی۔ ایک آدمی میرے قریب بیٹھا تھا۔ ایک ایک جملہ پر وہ کہتا تھا سچ کہا۔ سچ کہا۔ یہ کہتا اور خوب اخلاص سے کہتا۔ بعد میں پتہ چلا کہ اس کا نام پیارا لعل تھا۔ غرض حضرت رائے پوریؒ کے ہاں غیر مسلم آتے تھے۔ ہزاروں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بعض ایسے تھے کہ جن کے اسلام کا خود ان کو اور حضرت رائے پوریؒ کے علاوہ کسی اور کو علم نہ تھا۔ ایسے نو مسلم افراد کی بہت بڑی تعداد تھی۔ اعلان کرانا مناسب نہ سمجھتے تھے۔ اس لئے کہ اعلان کرایا تو ہندو بلوہ کردیں گے۔ مسلمانوں کو نقصان ہوگا۔ یہ حکمت تھی۔ آپ (حضرت سید نفیس شاہ صاحب) نے اس نو مسلم سے فرمایا کہ ماں باپ کا احترام کرو۔ پہلے سے زیادہ کرو۔ آپ کے طرز عمل سے اگر وہ مسلمان ہوگئے تو یہ آپ کے لئے بہت بہتر ہوگا۔

حضرت رائے پوریؒ: نے تقسیم کے بعد ایسے آدمی مقرر کر رکھے تھے جو ہندوستان میں گاؤں گاؤں پھر کر ایسے مسلمان مرد یا عورتیں جنہوں نے ارتداد اختیار کرلیا تھا ان کو تلاش کر کے ہدایت کا راستہ دکھاتے۔ دین کی طرف لاتے۔ اب بھی ہندوستان میں حضرت رائے پوریؒ کے ایک ممتاز خلیفہ مولانا افتخار الحسن کاندھلوی ہیں۔ یہ حضرت شیخ الحدیث کے سمدھی اور مولانا طلحہ کے خسر ہیں۔ مولانا افتخار الحسن کاندھلوی نے پانی پت میں مرکز قائم کر رکھا ہے۔ ہر ماہ پانی پت میں اجتماع کرتے ہیں۔ ہزاروں آدمی شریک ہوتے ہیں۔ انہوں نے بڑا کام کیا۔ کئی مساجد واگزار کرائیں۔ ان کو آباد کیا۔ قادیانیوں کے خلاف بہت کام کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کے مجاز پھلت میں رہتے ہیں۔ ان کا نام کلیم احمد ہے۔ پھلت یہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا ننھالی قصبہ ہے۔ جناب کلیم احمد صاحب نے ایک لاکھ سے زائد مرتدین کو اسلام قبول کرایا ہے۔ انہوں نے پھلت میں مرکز قائم کیا ہے۔ ان کے نمائندے پھر پھر کر لوگوں کو مرکز میں لاتے ہیں۔ اور مسلمان بناتے ہیں۔ یہ صوفیاء کی لائن ہے۔ ایک سکھ مسلمان ہوا۔ حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا

اپنے علاقہ میں جاکر شور نہ کرتا۔

صحبت شیخ کی برکات : فرمایا سب سے زیادہ فائدہ صحبت سے ہوتا ہے۔ صحابی بھی صحبت سے ہے۔ اچھے لوگوں سے ملتے رہنا چاہئے۔ اس کی برکات ظاہر ہوں گی۔ فرمایا کہ جب درود شریف کی آیت مبارکہ : " یا ایھاالذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما ۔ "نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے پوچھا۔ آپ ﷺ نے درود ابراھیمی ارشاد و تلقین فرمایا۔ یہ درود شریف بڑا ہے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔ اس میں دس چیزیں ہیں اور ان پر دس ثمرات بھی ہوں گے :

۱ .... اللهم صلی علی محمد' ۲ .... وعلی آل محمد' ۳ .... کما صلیت علی ابراهیم' ٤ .... وعلیٰ آل ابراهیم' ٥ .... انك حمید مجید' .... اسی طرح پانچ دوسرے کمابارکت والے۔ یعنی دوسرے حصہ میں ہیں۔

یہ دس چیزیں ہیں۔ ان پر جو ثمرات ہوں گے وہ سمیٹے نہیں جاسکتے۔ نماز میں چار حالتیں ہیں :

.... قیام .... رکوع .... سجود .... قعده

درود شریف قعدہ میں پڑھنے کا حکم ہے۔ پھر نماز سری ہوں یا جہری سب میں درود شریف آہستہ پڑھنے کا حکم ہے۔ معلوم ہوا کہ جتنا ادب سے ذوق و حضوری قلب سے درود شریف پڑھوا تنا صاحب درود ﷺ سے تعلق مضبوط ہوگا۔ درود شریف کی کثرت کرو۔

۲۳ کی رات بعد از تراویح : کی مجلس میں آپ نے فرمایا :

حضرت رائے پوریؒ آخری عمر میں قادیانیت کے فتنہ کے خلاف مکمل متوجہ ہو گئے تھے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے ہمہ تن علماء اور متوسلین کو متوجہ فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ کوئی کمی کرتا توجہ نہ کرتا تو خفگی فرماتے۔ خفگی بھی صرف اس کام کے لئے فرماتے تھے۔ ورنہ تو سراپا شفقت تھے۔ ایک بار گورنمنٹ کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ عرب و عجم سے سکالر اکھٹے ہوئے۔ کئی دن پروگرام رہا۔ ان دنوں حضرت رائے پوریؒ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ روزمرہ مجلس مذاکرہ کی رپورٹ سے باخبر رہتے۔ ایک دن اطلاع ملی کہ بعض عرب ممالک کے نمائندگان نے فتنہ قادیانیت کے متعلق آگاہی چاہی۔ آپ نے یہ سنا تو تڑپ گئے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی کو لکھنؤ پیغام بجھوایا کہ لاہور تشریف لائیں۔ وہ کھانسی میں مبتلا تھے۔ عذر کیا کہ تندرست ہونے پر حاضر ہوں گا۔ حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا کہ ان سے کہو اسی حالت

میں آجائیں۔ یہاں لاہور علاج کرائیں گے۔وہ تشریف لائے تو مولانا لال حسین اخترؒ' مولانا محمد حیاتؒ' مولانا قاضی احسان احمدؒ نے حوالہ جات مہیا کئے۔ مولانا علی میاں نے عربی میں "القادیانی والقادیانیہ" لکھی۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے طباعت کے خرچہ کا مجلس کی طرف سے ذمہ لیا۔ بمبئی سے پھر دمشق سے شائع ہوئی۔ دنیائے عرب میں اسے تقسیم کرلیا۔ عرب دنیا نے اس کتاب سے فتنہ قادیانیت کو سمجھا۔ مصر' شام' میں اس کتاب کا اتنا چرچا ہوا کہ قادیانیت پر پابندی لگی۔ پھر دوبارہ حضرت رائے پوریؒ تشریف لائے۔ حضرت مولانا علی میاں نے سفر کیا۔ پھر خود ہی مولانا علی میاں نے اردو میں اسے مرتب کیا۔ روز جتنا حصہ تیار ہوتا حضرت کو سنادیا جاتا۔ آخری خواندگی مولانا سید عطاء المنعم بخاریؒ کے ذمہ ٹھہری۔

حضرت امیر شریعتؒ: ایک بار حضرت امیر شریعتؒ رات کو تشریف لائے۔ حضرت رائے پوریؒ آرام کے لئے خواب گاہ میں جاچکے تھے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ کو زحمت ہوگی۔ اطلاع نہ کریں۔ صبح ملیں گے۔ مگر تھوڑی دیر میں خود حضرت رائے پوریؒ نے شاہ صاحبؒ کو اپنے کمرہ میں طلب کیا۔ شاہ صاحبؒ خدام پر بگڑ گئے کہ میرے منع کرنے کے باوجود تم لوگوں نے اطلاع کیوں دی؟۔ خدام نے بتایا کہ ہم نے اطلاع نہیں دی۔ غصہ ٹھنڈا ہوا۔ حضرت رائے پوریؒ کے کمرہ میں گئے۔ اب پوری خانقاہ کے علماء جمع ہونا شروع ہوئے۔ کمرہ بھر گیا۔ مولانا علی میاںؒ کو بلالیا کتاب کا ایک باب مولانا علی میاںؒ نے شاہ صاحبؒ کو مکمل سنایا۔ شاہ صاحبؒ سنتے رہے سر دھنتے رہے۔ جب باب ختم ہوا تو شاہ صاحبؒ نے مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (علی میاں) سے فرمایا کہ آپ نے اپنے ناناﷺ کا حق ادا کردیا۔ پھر خود ہی فرمایا نہیں بلکہ اپنا حق ادا کیا۔ آپﷺ کے حق کو کون ادا کرسکتا ہے؟۔ اس کتاب کی کتابت کی بھی سعادت مجھے حاصل ہوئی۔ کتاب پر نوائے وقت نے بہت عمدہ تبصرہ کیا۔

النخلہ کی تعمیر: ایک بار حضرت رائے پوریؒ کو معلوم ہوا کہ خوشاب علاقہ سون سکیر میں مرزائیوں نے موسم گرما کا ہیڈ کوارٹر النخلہ کے نام سے قائم کیا ہے۔ اس علاقہ کے ایک عالم دین کو تنبیہ کی کہ قادیانی کام کررہے ہیں۔ تم خاموش کیوں بیٹھے ہو۔ (النخلہ جابہ ضلع خوشاب کے قریب قائم کیا گیا تھا۔ حضرت جالندھریؒ' مولانا لال حسین اخترؒ' مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ' مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ' قاضی عبداللطیف' مولانا محمد لقمان علی پوریؒ' مولانا عبدالرحیم اشعر کے دورے ہوئے۔ قادیانی عمارت چھوڑ کر بھاگ گئے۔ حضرت جالندھریؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مدرسہ ودفتر کے لئے وہاں جگہ خریدی۔ مسجد ومدرسہ آج بھی

وہاں قائم ہے۔ہر سال کانفرنس ہوتی ہے۔)

مولانا محمد حیاتؒ: تو حضرت رائے پوریؒ کی لاہور آمد پر حاضر باش ہوتے تھے۔ مولانا لال حسین اخترؒ بھی تشریف لاتے۔ حضرت رائے پوریؒ جماعت ختم نبوت کے ساتھیوں کے متعلق فرماتے۔ یہ ہمارے کام کے آدمی ہیں۔ حضرت رائے پوریؒ کو شیخ الاحرار اور مرشد الاحرار بھی لکھا گیا جو سو فیصد صحیح ہے۔ (بات حضرت کی یہاں پہنچی تھی تو حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان نے فرمایا کہ مولانا محمد حیاتؒ بہت بڑے مناظر تھے۔ ایک دفعہ گوجرانوالہ نصرت العلوم تشریف لائے تو دس دن میں نے بھی ان سے رد قادیانیت پڑھی۔ مولانا محمد حیاتؒ فرماتے تھے کہ تم مرزا قادیانی کے متعلق (ذلیل سے ذلیل) دعویٰ کرو۔ میں دلائل سے ثابت کروں گا کہ وہ اس سے بھی ذلیل تھا۔ چنانچہ کئی دن ایسے ہوتا رہا۔ بہت ٹھنڈے مزاج کے پختہ مشق مناظر تھے۔ قادیانیت کی کتب ان کو ازبریاد تھیں اور مناظرانہ گرفت بہت مضبوط ہوتی تھی)

حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم نے پھر سے گفتگو کا آغاز کیا۔ فرمایا کہ ایک بار حضرت امیر شریعتؒ نے خواب دیکھا کہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک بات آپ سے کہنی ہے۔ اتنے میں قاضی صاحبؒ نے حضرت امیر شریعتؒ کو جگادیا۔ اب حضرت امیر شریعتؒ پریشان کہ حضرت کشمیریؒ نے کیا بات فرمانی تھی۔ حضرت رائے پوریؒ سے تعبیر پوچھی تو حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا کہ ایک سید (کشمیری صاحبؒ) نے دوسرے سید (حضرت امیر شریعتؒ) سے اپنے نانا ﷺ کی ختم نبوت کی ہی بات کہنی تھی اور کیا۔ اس پر امیر شریعتؒ جھوم اٹھے۔ فرمایا باالکل انشراح ہو گیا۔ یہی بات کہنا چاہتے ہوں گے۔

فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب (تبلیغ والے) نے خواب دیکھا کہ ایک مسجد کے ملحقہ کمرہ میں حضرت رائے پوریؒ کو دیکھنے گیا کہ وہ کمرہ میں ہیں۔ مگر کمرہ خالی پایا۔ تو بتایا گیا کہ حضرت رائے پوریؒ مصر گئے ہوئے ہیں۔ اس خواب کا تذکرہ مولانا محمد یوسف صاحب نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ سے کیا۔ انہوں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ حضرت رائے پوریؒ کی روحانیت مصر کی طرف بہت متوجہ ہے۔ ان دنوں مصر میں جمال عبدالناصر اپنی سامراجی و فرنگی دشمنی کے باعث عالم اسلام میں نمایاں تھے۔ جیسے آج کل صدام حسین فرنگی دشمنی میں نمایاں ہیں۔ حضرت کی روحانیت کا ہی اثر تھا کہ مصر و شام میں قادیانیوں پر پابندی لگی۔ القادیانیہ کتاب نے بہت کام دیا۔ وہ اسلامی سربراہان مملکت جو انگریز کے خلاف متحرک تھے حضرت ان کے لئے ہمہ وقت دست بدعا رہتے۔ (باقی آئندہ)

مولانا ابوالکلام آزادؒ

ابن ساباط

ایک چور جو شیخ جنید بغدادیؒ کی اصلاح سے ولی بن گیا

گرمیوں کا موسم ہے۔ آدھی رات گزر چکی ہے۔ مہینہ کی آخری راتیں ہیں۔ بغداد کے آسمان پر ستاروں کی مجلس شبینہ آراستہ ہے۔ مگر چاند کے برآمد ہونے میں ابھی دیر ہے۔ دجلہ کے پار کرخ کی تمام آبادی نیند کی خاموشی اور رات کی تاریکی میں گم ہے۔

اچانک تاریکی میں ایک متحرک تاریکی نمایاں ہوئی۔ سیاہ لبادے میں لپٹا ہوا ایک آدمی خاموشی اور آہستگی کے ساتھ جارہا ہے۔ وہ ایک گلی سے مڑ کر دوسری گلی میں پہنچا اور ایک مکان کے سائبان کے نیچے کھڑا ہوا۔ اب اس نے سانس لی۔ گویا یہ مدت کی بند سانس تھی جسے اب آزادی سے ابھرنے کی مہلت ملی ہے۔ پھر اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ یقیناً تین پہر رات گزر چکی ہے۔ وہ اپنے دل میں کہنے لگا۔ مگر کیا بدنصیبی ہے کہ جس طرف رخ کیا ناکامی ہی ہوئی اور پوری رات اسی طرح ختم ہو جائے گی۔ یہ خوفناک ابن ساباط ہے جو دس برس کی طول طویل زندگی قید خانہ میں بسر کر کے اب کسی طرح نکل بھاگا ہے اور نکلنے کے ساتھ ہی اپنا قدیم پیشہ از سر نو شروع کر رہا ہے۔ یہ اس کی نئی مجرمانہ زندگی کی پہلی رات ہے۔ اس لئے وقت کے بے نتیجہ ضائع ہونے پر اس کا بے صبر دل پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ اس نے ہر طرف کی آہٹ لی۔ زمین سے کان لگا کر دور دور تک کی صداؤں کا جائزہ لیا اور مطمئن ہو کر آگے بڑھا۔ کچھ دور چل کر اس نے دیکھا کہ ایک احاطہ کی دیوار دور تک چلی گئی ہے اور وسط میں بہت بڑا پھاٹک ہے۔ کرخ کے اس علاقہ میں زیادہ تر امراء کے باغ تھے یا سوداگران کے گودام تھے۔ اس نے خیال کیا کہ یہ احاطہ یا تو کسی امیر کا باغ ہے یا کسی سوداگر کا گودام۔ وہ پھاٹک کے پاس پہنچ کر رک گیا اور سوچنے لگا کہ اندر کیونکر جائے۔ اس نے آہستگی سے دروازہ پر ہاتھ رکھا۔ لیکن اسے نہایت تعجب ہوا کہ دروازہ اندر سے بند نہیں تھا۔ صرف بھیڑا ہوا تھا۔ ایک سیکنڈ کے اندر ابن ساباط کے قدم احاطہ کے اندر پہنچ گئے۔

اس نے دہلیز پر قدم آگے بڑھایا تو ایک وسیع احاطہ نظر آیا۔ اس کے مختلف گوشوں میں چھوٹے چھوٹے حجرے بنے ہوئے تھے اور وسط میں نسبتاً بڑی عمارت تھی۔ یہ درمیانی عمارت کی طرف بڑھا کہ اس کا

دروازہ بھی اندر سے بند نہ تھا۔ چھوتے ہی کھل گیا۔ گویا وہ کسی کا منتظر تھا۔ یہ ایک ایسی بیبا کی کے ساتھ جو صرف مشاق مجرموں ہی کے قدموں میں ہو سکتی ہے۔ اندر چلا گیا۔ اندر جا کر دیکھا تو ایک وسیع ایوان (ہال) تھا۔ لیکن سامان راحت وزینت میں سے کوئی چیز بھی نہ تھی۔ قیمتی اشیاء کا نام ونشان نہ تھا۔ صرف ایک کھجور کے پتوں کی پرانی چٹائی بچھی ہوئی تھی اور ایک طرف کپڑے کا ایک تکیہ پڑا تھا۔ البتہ ایک گوشے میں پشمینہ کے موٹے کپڑے کے بہت سے تھان اس طرح بے ترتیب پڑے تھے گویا کسی نے جلدی پھینک دیئے ہیں اور ان کے قریب ہی بھیڑ کی کھال کی چند ٹوپیاں پڑی تھیں۔ اس نے مکان کی موجودات کا یہ پورا جائزہ کچھ تو اپنی اندھیرے میں دیکھ لینے والی آنکھوں سے لیا تھا اور کچھ اپنے ہاتھ سے ٹٹول ٹٹول کر۔ لیکن اس کا ہاتھ ایک ہی تھا۔ یہ بغداد والوں کی بول چال میں ''ایک ہاتھ کا شیطان تھا'' جواب پھر قید وبند کی زنجیریں توڑ کر آزاد ہو گیا تھا۔ دس برس کی قید کے بعد آج ابن ساباط کو پہلی مرتبہ موقع ملا تھا کہ اپنے دل پسند کام کی جستجو میں آزادی کے ساتھ نکلے۔ جب اس نے دیکھا کہ اس مکان میں کامیابی کے آثار نظر نہیں آتے اور یہ پہلا قدم بے کار ثابت ہوگا۔ اس کے تیز اور بے لگام جذبات سخت مشتعل ہو گئے۔ وہ دل ہی دل میں اس مکان کے رہنے والوں کو گالیاں دینے لگا جو اپنے مکان میں رکھنے کے لئے قیمتی اشیاء فراہم نہ کر سکے۔ ایک مفلس کا افلاس خود اس کے لئے اس قدر دردانگیز نہیں ہوتا جس قدر اس چور کے لئے جو رات کے پچھلے پہر مال ودولت تلاش کرتا ہوا پہنچتا ہے۔ اس میں شک نہیں پشمینہ کے بہت سے تھان یہاں موجود تھے اور وہ کتنے ہی موٹے اور ادنیٰ قسم کے کیوں نہ ہوں مگر پھر بھی اپنی قیمت رکھتے تھے۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ ابن ساباط تنہا ہی نہیں تھا بلکہ دو ہاتھوں کی جگہ صرف ایک ہاتھ رکھتا تھا۔ وہ ہزار ہمت کرتا مگر اتنا بڑا بوجھ اس کے سنبھالے سنبھل نہیں سکتا تھا۔ وہ تھانوں کی موجودگی پر معترض نہیں تھا ان کے وزن کی گرانی اور اپنی مجبوری پر متاسف تھا۔ اتنی وزنی چیز چرا کر لے جانا آسان نہ تھا۔

ایک ہزار لعنت کر کے اور اس کے تمام باشندوں پر وہ اندر ہی اندر بڑبڑانے لگا۔ نہیں معلوم یہ کون احمق ہے جس نے یہ ملعون تھان جمع کر رکھے ہیں۔ غالباً کوئی تاجر ہے۔ لیکن یہ عجیب طرح کا تاجر ہے جسے بغداد میں تجارت کرنے کے لئے اور کوئی چیز نہیں ملی۔ اتنا بڑا مکان بنا کر اس میں گدھوں اور خچروں کی جھول بنانے کا سامان جمع کر دیا ہے۔ اس نے ایک ہی ہاتھ سے ایک تھان کی ٹٹول ٹٹول کر پیمائش کی۔ بھلا یہ ملعون بوجھ کس طرح اٹھایا جا سکتا ہے۔ ایک تھان اٹھانے کے لئے گن کر دس گدھے ساتھ لانے چاہئیں۔ لیکن بہر حال کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا۔ رات جا رہی تھی اور اب وقت نہ تھا کہ دوسری جگہ تاکی جاتی۔ اس نے جلدی سے ایک تھان کھولا اور اسے فرش پر بچھا دیا۔ پھر کوشش کی زیادہ سے زیادہ تھان جو جو اٹھائے جا سکتے ہیں اٹھا لے۔ مشکل یہ تھی

نہ مال کی قیمت کم 'مگر بہت زیادہ وزنی تھا۔ کم لیتا ہے تو بے کار ہے زیادہ لیتا ہے تو لے جا نہیں سکتا۔ عجب طرح کی شمکش میں گرفتار تھا۔ بہر حال کسی نہ کسی طرح یہ مرحلہ طے ہوا۔ لیکن دوسری مشکل پیش آئی۔ صوف کا کپڑا بہت موٹا تھا۔ اسے مروڑ دے کر گرہ لگانا آسان نہ تھا۔ دونوں ہاتوں سے بھی یہ کام مشکل تھا۔ چہ جائے کہ ایک ہاتھ سے۔ بلاشبہ اس کے پاس ہاتھ کی طرح پاؤں ایک نہ تھا۔ دو تھے لیکن وہ بھاگنے میں مدد دے سکتے تھے۔ صوف کی گٹھڑی باندھنے کے لئے سود مند نہ تھے۔ اس نے بہت سی تجویزیں سوچیں۔ طرح طرح کے تجربے کئے۔ دانتوں سے کام لیا۔ کٹی ہوئی کہنی سے سرا دبایا۔ لیکن کسی طرح بھی گٹھڑی میں گرہ نہ لگ سکی۔ وقت کی مصیبتوں میں تاریکی کی شدت نے اور زیادہ اضافہ کر دیا تھا۔ اندرونی جذبات کے ہیجان اور بیرونی فعل کے بے سود محنت نے ابن ساباط کو بہت جلد تھکا دیا۔ وقت کی کمی ' عمل کا قدرتی خوف ' مال کی گرانی ' محنت کی شدت اور فائدہ کی قلت اس کے دماغ کے لئے تمام مخالف تاثرات جمع ہو گئے تھے۔

اچانک وہ چونک اٹھا۔ اس کی تیز قوت سماعت نے کسی کے قدموں کی نرم آہٹ محسوس کی۔ ایک لمحہ تک خاموشی رہی۔ پھر ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی آدمی دروازہ کے پاس کھڑا ہے۔ ابن ساباط گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا مگر قبل اس کے کہ وہ کوئی حرکت کر سکے دروازہ کھلا اور روشنی نمایاں ہوئی۔ خوف اور دہشت سے اس کا خون منجمد ہو گیا۔ جہاں کھڑا تھا وہیں قدم گڑھ گئے۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک شخص کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں شمعدان ہے اور اس نے اس طرح اونچا کر رکھا ہے کہ کمرے کے تمام حصے روشن ہو گئے ہیں۔

اس شخص کی وضع قطع سے اس کی شخصیت کا اندازہ کرنا مشکل تھا۔ ملجگے رنگ کی ایک لمبی قبا اس کے جسم پر تھی۔ جسے کمر کے پاس ایک موٹی سی رسی لپیٹ کر جسم پر چست کر لیا تھا۔ سر پر سیاہ قلنسوہ (اونچی دیوار کی ٹوپی) تھی اور اس قدر کشادہ تھی کہ اس کے کنارے ابروؤں کے قریب پہنچ گئے تھے۔ جسم نہایت نحیف تھا۔ اتنا نحیف کہ صوف کی موٹی عبا پہننے پر بھی اندر کی ابھری ہوئی ہڈیاں صاف صاف دکھائی دے رہی تھیں اور قد کی درازی نے جس میں کمر کے پاس خفیف سی خمیدگی پیدا ہو گئی تھی یہ نحافت اور زیادہ نمایاں کر دی تھی۔ لیکن یہ عجیب بات تھی کہ جسم کی اس غیر معمولی نحافت کا کوئی اثر اس کے چہرے پر نظر نہیں آتا تھا۔ اتنا کمزور جسم رکھنے پر بھی اس کا چہرہ کچھ عجیب طرح کی تاثیر و گیرائی رکھتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہڈیوں کے ایک ڈھانچے پر ایک شاندار اور دلآویز چہرہ جوڑ دیا گیا ہے۔ رنگت زرد تھی۔ رخسار بے گوشت تھے۔ جسمانی تنو مندی کا نام و نشان نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی چہرہ کی مجموعی ہیئت میں کوئی ایسی شاندار چیز تھی کہ دیکھنے والا محسوس کرتا تھا۔ ایک نہایت طاقتور چہرہ اس کے سامنے ہے۔ خصوصاً اس کی نگاہیں ایسی روشن 'ایسی مطمئن 'ایسی

ساکن تھیں کہ معلوم ہوتا تھا دنیا کی ساری راحت اور سکون انہی دو حلقوں کے اندر سما گیا ہے۔ چند لمحوں تک یہ شخص شمع اونچی کیئے ابن ساباط کو دیکھتا رہا۔ پھر اس طرح آگے بڑھا گویا اسے جو کچھ سمجھنا تھا سمجھ گیا ہے۔ اس کے چہرہ پر زیر لب تبسم تھا۔ ایسا دلآویز اور شیریں تبسم جس کی موجودگی انسانی روح کے سارے اضطراب اور خوف دور کر سکتی ہے۔ اس نے شمعدان ایک طرف رکھ دیا اور ایک ایسی آواز میں جو شفقت و ہمدردی میں ڈوبی ہوئی تھی ابن ساباط سے کہا:

"میرے دوست! تم پر خدا کی سلامتی ہو جو کام تم کرنا چاہتے ہو یہ بغیر روشنی اور ایک رفیق کے انجام نہیں پا سکتا۔ دیکھو! یہ شمع روشن ہے اور میں تمہاری رفاقت کے لئے موجود ہوں۔ روشنی میں ہم دونوں اطمینان اور سہولت کے ساتھ یہ کام انجام دے لیں گے۔"

وہ ایک لمحہ کے لئے رکا جیسے کچھ سوچنے لگا ہے۔ پھر اس نے کہا میں دیکھتا ہوں تم بہت تھک گئے ہو۔ تمہاری پیشانی پسینہ سے تر ہو رہی ہے۔ یہ گرم موسم' بند کمرہ' تاریکی اور تاریکی میں ایسی سخت محنت۔ افسوس! انسان کو اپنے رزق کے لئے کیسی کیسی زحمتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ دیکھو! یہ چٹائی بچھی ہوئی ہے۔ یہ چمڑے کا تکیہ ہے۔ میں اسے دیوار کے سامنے لگا دیتا ہوں۔ اس نے تکیہ دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دیا۔

"بس ٹھیک ہے اب تم اطمینان کے ساتھ ٹیک لگا کر یہاں بیٹھ جاؤ اور اچھی طرح ستا لو۔ اتنی دیر میں تمہارا ادھورا کام پورا کیئے دیتا ہوں۔"

اس نے یہ کہا اور ابن ساباط کے کاندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھ کر اسے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ پھر جب اس کی نظر دوبارہ اس کی عرق آلود پیشانی پر پڑی تو اس نے اپنی کمر سے رومال کھولا اور اس کی پیشانی کا پسینہ پونچھ ڈالا۔ جب وہ پسینہ پونچھ رہا تھا تو اس کی آنکھوں میں باپ کی شفقت اور ہاتھوں میں بھائی کی محبت کام کر رہی تھی۔

صورت حال کے یہ تمام تغیرات اس تیزی سے ظہور میں آئے کہ ابن ساباط کا دماغ مختل ہو کر رہ گیا۔ وہ کچھ نہ سمجھ سکا کہ معاملہ کیا ہے۔ ایک مدہوش اور بے ارادہ آدمی کی طرح اس نے دیکھا کہ اجنبی نے کام شروع کر دیا ہے۔ اس نے پہلے وہ گٹھڑی کھولی جو ابن ساباط نے باندھنی چاہی تھی مگر نہیں بندھ سکی تھی۔ پھر دو تھان کھول کر بچھا دیئے اور جس قدر بھی تھان موجود تھے ان سب کو دو حصوں میں منقسم کر دیا۔ ایک حصہ میں زیادہ تھے ایک میں کم۔ پھر دونوں کی دو الگ الگ گٹھڑیاں باندھ لیں۔ یہ تمام کام اس نے اس اطمینان اور سکون کے ساتھ کیا گویا اس میں اس کے لئے کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ پھر اچانک اسے کچھ خیال آیا۔ اس نے اپنی عبا اتاری اور اسے بھی گٹھڑی کے اندر رکھ دیا۔ اب جوا ٹھا اور ابن ساباط کے قریب گیا۔

”میرے دوست! تمہارے چہرے کی پژمردگی سے معلوم ہوتا ہے کہ تم صرف تھکے ہوئے ہی نہیں بلکہ بھوکے بھی ہو۔ بہتر ہوگا کہ چلنے سے پہلے دودھ کا ایک پیالہ پی لو۔ اگر تم چند لمحے انتظار کر سکو تو میں دودھ لے آؤں۔“

اس نے کہا جبکہ اس کے پر شکوہ چہرہ پر بدستور مسکراہٹ دلآویز موجود تھی۔ ممکن نہ تھا کہ اس مسکراہٹ سے انسانی تمام اضطراب دور نہ ہو جائیں۔ قبل اس کے کہ ابن ساباط جواب دے وہ تیزی کے ساتھ لوٹا اور باہر نکل گیا۔

اب ابن ساباط تنہا تھا۔ لیکن تنہا ہونے پر بھی اس کے ہونٹوں میں حرکت نہ ہوئی۔ اجنبی کے طرز عمل میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس سے اس کے اندر خوف پیدا ہوتا۔ وہ صرف متحیر اور مبہوت تھا۔ اجنبی کی ہستی اور اس کا طور طریقہ ایسا عجیب و غریب تھا کہ جب تک وہ موجود رہا ابن ساباط کو تحیر و تاثر نے سوچنے سمجھنے کی مہلت ہی نہ دی۔ اجنبی کی شخصیت کی تاثیر سے اس کی دماغی شخصیت معلوم ہو گئی تھی۔ لیکن اب وہ تنہا ہوا تو آہستہ آہستہ اس کا دماغ اپنی اصلی حالت پر واپس آنے لگا۔ یہاں تک کہ دماغ کے خصائل پوری طرح ابھر آئے اور وہ اس روشنی میں معاملات کو دیکھنے لگا۔ جس روشنی میں دیکھنے کا ہمیشہ عادی تھا۔

وہ جب اجنبی کا متبسم چہرہ اور دل نواز صدائیں یاد کرتا تو شک اور خوف کی جگہ اس کے اندر ایک ایسا ناقابل فہم جذبہ پیدا ہو جاتا جو آج تک اسے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی جب وہ سوچتا کہ اس تمام معاملہ کا مطلب کیا ہے اور یہ شخص ہے کون؟۔ تو اس کی عقل حیران رہ جاتی اور کوئی بات سمجھ میں نہ آتی۔ اس نے اپنے دل میں کہا یہ تو قطعی ہے کہ یہ شخص اس مکان کا مالک نہیں ہو سکتا۔ مکان کے مالک کبھی چوروں کا استقبال نہیں کیا کرتے۔ مگر پھر یہ شخص ہے کون؟۔

اچانک ایک نیا خیال اس کے اندر پیدا ہوا۔ وہ ہنسا۔ استغفر اللہ! میں بھی کیا احمق ہوں۔ یہ بھی کوئی سوچنے اور حیران ہونے کی بات تھی۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ تعجب ہے۔ مجھے پہلے خیال کیوں نہیں ہوا؟۔ یقیناً یہ بھی کوئی میرا ہی ہم پیشہ آدمی ہے۔ اور اسی نواح میں رہتا ہے۔

اتفاقات نے آج ہم دونوں چوروں کو ایک ہی مکان میں جمع کر دیا ہے۔ چونکہ یہ اسی نواح کا آدمی ہے اس لئے اس مکان کے تمام حالات سے واقف ہوگا۔ اسے معلوم ہوگا کہ آج مکان رہنے والوں سے خالی ہے۔ اور یہ اطمینان کام کرنے کا ہے۔ اس لئے وہ روشنی کا سامان ساتھ لے کر آیا۔ لیکن جب دیکھا کہ میں پہلے ہی پہنچا ہوا ہوں تو آمادہ ہو گیا کہ میرا ساتھ دے کر ایک حصہ کا حقدار بن جائے............ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اجنبی ایک

لکڑی کا پیالہ ہاتھ میں لئے نمودار ہوا:

"یہ لو میں تمہارے لئے دودھ لے آیا ہوں .... اسے پی لو .... یہ بھوک اور پیاس دونوں کے لئے مفید ہوگا۔"

اس نے کہا اور پیالہ ابن ساباط کو پکڑا دیا۔ ابن ساباط واقعی بھوکا پیاسا تھا۔ اس نے بلا تامل پیالہ منہ سے لگالیا اور ایک ہی مرتبہ ختم کر دیا۔ اب اسے معاملہ کی فکر ہوئی۔ اتنے دیر کے دقفہ نے اس کی طبیعت بحال کر دی تھی۔

دیکھو اگرچہ میں تم سے پہلے پہنچ چکا تھا اور ہاتھ لگا چکا تھا اور اس لئے ہم لوگوں کے قاعدے کے موجب تمہارا کوئی حق نہیں۔ لیکن تمہاری ہوشیاری اور مستعدی دیکھ لینے کے بعد مجھے کوئی تامل نہیں کہ تمہیں بھی اس کام میں شریک کرلوں۔ اگر تم پسند کرو گے تو میں ہمیشہ کے لئے تم سے معاملہ کرلوں گا۔ لیکن دیکھو یہ میں کہے دیتا ہوں کہ آج جو کچھ بھی یہاں سے لے جائیں گے اس میں تم برابر کا حصہ نہیں پا سکتے۔ کیونکہ دراصل آج کا کام میرا ہی کام تھا۔

اس نے صاف آواز میں کہا۔ اس کی آواز میں تاثر نہیں تھا تحکم تھا۔ اجنبی مسکرایا۔ اس نے ابن ساباط پر ایک ایسی نظر ڈالی جو اگرچہ شفقت و مہر سے خالی نہ تھی۔ لیکن اس کے علاوہ بھی اس میں کوئی چیز تھی جسے ابن ساباط سمجھ نہ سکا۔ اس نے خیال کیا شاید یہ شخص اس طریق تقسیم پر قانع نہیں ہے۔ اچانک اس کی آنکھوں میں اس کی خوفناک درندگی چمک اٹھی۔ وہ غصہ سے مضطرب ہو کر کھڑا ہو گیا۔

بے وقوف! چپ کیوں ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ دودھ کا پیالہ پلا کر چکنی چپڑی باتیں کر کے تم مجھے احمق بنالو گے۔ تم نہیں جانتے میں کون ہوں۔ مجھے کوئی احمق نہیں بنا سکتا۔ میں ساری دنیا کو احمق بنا چکا ہوں۔ بولو اس پر راضی ہو یا نہیں؟۔ اگر نہیں ہو تو .... لیکن ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ اجنبی کے لب متحرک ہوئے۔ اب بھی اس کے لبوں سے مسکراہٹ نہیں ہٹی تھی۔

"میرے عزیز دوست! کیوں بلاوجہ اپنی طبیعت آزردہ کرتے ہو؟۔ آؤ یہ کام جلد نبٹالیں جو ہمارے سامنے ہے۔ میں نے دو گٹھڑیاں باندھ لی ہیں۔ ایک چھوٹی ہے ایک بڑی ہے۔ تمہارا ایک ہاتھ ہے اس لئے تم زیادہ بوجھ نہیں سنبھال سکتے۔ لیکن میں دونوں ہاتھوں سے سنبھال لوں گا۔ چھوٹی گٹھڑی تم اٹھالو بڑی میں اٹھالیتا ہوں۔ باقی رہا میرا حصہ جس کے خیال سے تمہیں اتنی آزردگی ہوئی ہے میں بھی نہیں چاہتا کہ اس وقت اس کا فیصلہ کراؤں۔ تم نے کہا ہے .... ہمیشہ کے لئے مجھ سے فیصلہ کر سکتے ہو۔ مجھے بھی ایسا ہی معاملہ پسند ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے ہمیشہ کے لئے معاملہ کر لو۔"

ہاں !اگر یہ بات ہے تو پھر سب کچھ ٹھیک ہے۔ تمہیں ابھی معلوم نہیں میں کون ہوں ؟۔

پورے ملک میں تمہیں مجھ سے بہتر کوئی سردار نہیں .... مل سکتا۔ اس نے بڑی گٹھڑی اٹھانے میں اجنبی کو مدد دیتے ہوئے کہا۔

یہ گٹھڑی اس قدر بھاری تھی کہ ابن سابلاط اپنی حیرانی نہ چھپا سکا۔ وہ اگرچہ نئے نئے رفیق کی زیادہ جرات افزائی کرنا پسند نہیں کرتا تھا پھر بھی اس کی زبان سے بے اختیار نکل گیا :

"دوست !تم دیکھنے میں بڑے دبلے پتلے ہو لیکن بوجھ اٹھانے میں بڑے مضبوط نکلے۔"

ساتھ ہی اس نے اپنے دل میں کہا :

"یہ جتنا مضبوط ہے اتنا عقل مند نہیں ہے۔ ورنہ اپنے حصے سے دست بردار نہ ہو جاتا۔ اگر آج یہ احمق نہ مل جاتا تو مجھے سارا مال چھوڑ کر صرف ایک تھان پر قناعت کر لینا پڑتی۔"

اب ابن سابلاط نے اپنی گٹھڑی اٹھائی جو بہت ہلکی تھی اور دونوں باہر نکلے۔ اجنبی کی پیٹھ جس میں پہلے سے خم موجود تھا اب گٹھری کے بوجھ سے بالکل ہی جھک گئی تھی۔ رات کی تاریکی میں اتنا بھاری بوجھ اٹھا کر چلنا نہایت دشوار تھا۔ لیکن ابن سابلاط کو قدرتی طور پر جلدی تھی۔ وہ بار بار حاکمانہ انداز سے اصرار کرتا کہ تیز چلو اور چونکہ خود اس کا اپنا بوجھ بہت ہلکا تھا۔ اس لئے وہ خود تیز چلنے میں کسی طرح کی دشواری محسوس نہیں کرتا تھا۔ اجنبی تعمیل حکم کی پوری کوشش کرتا لیکن بھاری بوجھ اٹھا کر دوڑنا انسانی طاقت سے باہر تھا۔ اس لئے پوری کوشش کرنے پر بھی زیادہ تیز نہیں چل سکتا تھا۔ لیکن کئی مرتبہ ٹھوکریں لگیں بار ہا بوجھ گرتے گرتے رہ گیا۔ ایک مرتبہ اتنی سخت چوٹ کھائی کہ قریب تھا گر جائے پھر بھی اس نے رکنے کا 'ستانے کا نام نہ لیا۔ گرتا پڑتا اپنے ساتھی کے ساتھ بڑھتا ہی گیا۔ لیکن ابن سابلاط اس پر بھی خوش نہ تھا۔ اس نے پہلے تو ایک دو مرتبہ اسے تیز چلنے کا حکم دیا۔ پھر بے تامل گالیوں پر اتر آیا۔ ہر لمحہ کے بعد اسے ایک سخت گالی دیتا اور کہتا تیز چلو۔ اتنے میں ایک پل آگیا۔ یہاں چڑھائی تھی۔ جسم کمزور اور تھکا ہوا۔ بوجھ بے حد بھاری۔ اجنبی سنبھال نہ سکا اور بے اختیار گر پڑا۔ ابھی وہ اٹھنے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ اوپر سے ایک سخت لات پڑی یہ ابن سابلاط کی لات تھی۔ اس نے غضب ناک ہو کر کہا :

"اگر اتنا بوجھ سنبھال نہیں سکتا تھا تو لاد کر لایا کیوں۔"

اجنبی ہانپتا ہوا اٹھا۔ اس کے چہرے پر درد و نقاہت کی جگہ شرمندگی کے آثار پائے جاتے تھے۔ اس نے

فوراً گٹھری اٹھا کر پیٹھ پر رکھی اور پھر روانہ ہوا۔

اب یہ دونوں شہر کے کنارے ایک حصہ میں پہنچ گئے۔ جو بہت ہی کم آباد تھا۔ یہاں ایک ناتمام عمارت پرانا اور شکستہ احاطہ تھا۔ ابن ساباط اس احاطہ کی جانب پہنچ کر رک گیا اور اجنبی نے باہر سے دونوں گٹھڑیاں اندر پھینک دیں۔ اس کے بعد اجنبی بھی کود کر اندر ہو گیا.......... عمارت کے نیچے ایک پرانا سرداب (تہ خانہ) تھا جس میں ابن ساباط نے قید خانے سے نکل کر پناہ لی تھی۔ لیکن اس وقت وہ سرداب میں نہیں اترا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اجنبی پر ابھی اس درجہ پر اعتماد کرے کہ اسے اپنا اصلی مقام محفوظ دکھا دے۔

جس جگہ یہ دونوں کھڑے تھے دراصل وہ ایک ناتمام ایوان تھا یا تو اس پر پوری چھت پڑی ہی نہ تھی یا پڑی تھی تو امتداد وقت سے شکستہ ہو کر گر پڑی تھی۔ ایک طرف بہت سے پتھروں کا ڈھیر تھا۔ ابن ساباط انہی پتھروں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔ دونوں گٹھڑیاں سامنے پڑی تھیں۔ ایک گوشہ میں اجنبی کھڑا ہانپ رہا تھا۔ کچھ دیر تک خاموشی رہی۔

یکایک اجنبی بڑھا اور ابن ساباط کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اب رات ختم ہونے کو تھی۔ پچھلے پہر کا چاند درخشاں تھا۔ کھلی چھت سے اس کی شعاعیں ایوان کے اندر پہنچ رہی تھیں۔ ابن ساباط دیوار کے سائے میں تھا لیکن اجنبی جو اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا۔ ٹھیک چاند کے مقابل تھا۔ اس لئے اس کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ابن ساباط کو تاریکی میں ایک درخشاں 'ایک نورانی تبسم نے ایک ایسے عالم کی جھلک دکھائی جو اب تک اس کی نگاہوں سے پوشیدہ تھی۔ اس کی ساری زندگی گناہ اور سیہ کاری میں بسر ہوئی تھی۔ اس نے انسانوں کی نسبت جو کچھ دیکھا سنا تھا وہ یہی تھا کہ انسان خود غرضی کا پتلا اور نفس پرستی کی مخلوق ہے۔ وہ نفرت سے منہ پھیر لیتا ہے بے رحمی سے ٹھکرا دیتا ہے۔ سخت سے سخت سزائیں دیتا ہے۔ لیکن.......... وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ محنت بھی کرتا ہے اور اس میں فیاضی بخشش اور قربانی کی روح ہو سکتی ہے۔ بچپن میں اس نے بھی خدا کا نام سنا تھا اور خدا پرستی کرتے دیکھا تھا۔ لیکن جب زندگی کی کشاکش کا میدان سامنے کھلا تو اس کا عالم ہی دوسرا تھا۔ اس نے قدم اٹھایا اور حالات کی رفتار جس طرف لے گئی بڑھتے گیا۔

نہ تو خود اسے کبھی مہلت ملی کہ خدا پرستی کی طرف متوجہ ہوتا اور نہ انسانوں نے کبھی اس کی ضرورت محسوس کی کہ اسے خدا سے آشنا کرتے جوں جوں اس کی شقاوت بڑھتی گئی سوسائٹی نے اپنی سزا بھی بڑھا دی۔ سوسائٹی کے پاس اس کی شقاوت کے لئے بے رحمی تھی۔ اس لئے یہ بھی دنیا کی ساری چیزوں میں سے بے رحمی کا خوگر ہو گیا۔

لیکن اب چانک اس کے سامنے سے پردہ ہٹ گیا۔ آسمان کے سورج کی طرف محبت کا بھی ایک سورج ہے۔ یہ چمکتا ہے تو روح اور دل کی ساری تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اب یکایک اس سورج کی پہلی کرن ابن ساباط کے دل کے تاریک گوشہ پر پڑی اور وہ ایک گہری تاریکی سے نکل کر روشنی میں آ گیا۔ اجنبی کی شخصیت اپنی پہلی ہی نظر میں اس کے دل میں پہنچ چکی تھی۔ لیکن وہ جہالت اور گمراہی سے اس کا مقابلہ کرتا رہا۔ اور حقیقت کے فہم کے لئے تیار نہیں ہوا۔ لیکن جوں ہی اجنبی کے آخری الفاظ نے وہ پردہ ہٹا دیا جو اس نے اپنی آنکھوں پر ڈال لیا تھا۔ حقیقت اپنی پوری شان تاثیر کے ساتھ بے نقاب ہو گئی۔ اور اب اس کی طاقت سے باہر تھا کہ اس کے تیز زخم سے سینہ بچالے جاتا۔

اس نے اپنی جہالت سے پہلے خیال کیا تھا کہ اجنبی میری ہی طرح کا چور ہے۔ اور اپنا حصہ لینے کے لئے میری رفاقت واعانت کر رہا ہے۔ اس کا ذہن یہ تصور ہی نہیں کر سکتا تھا کہ بغیر غرض اور فائدہ کے ایک انسان دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کر سکتا ہے۔ لیکن جب اجنبی نے چلتے وقت بتلایا کہ وہ چور نہیں بلکہ اسی مکان کا مالک ہے جس کا مال ومتاع غارت کرنے کے لئے وہ گیا تھا۔ تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے یکایک ایک بجلی آسمان سے گر پڑی ہے۔ وہ چور نہیں تھا مکان کا مالک تھا............ لیکن اس نے چور کو پکڑنے اور سزا دینے کی جگہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کا جواب اس کی روح کے لئے ناسور اور اس کے دل کے لئے ایک دھکتا ہوا انگارا تھا۔ وہ جس قدر سوچتا روح کا زخم گہرا ہوتا جاتا اور دل کی تپش بڑھتی جاتی۔ اس تمام عرصہ میں اجنبی کے ساتھ جو کچھ گزرا تھا اس کا ایک ایک واقعہ ایک ایک حرف یاد کرتا اور ہر بات کی یاد کے ساتھ ایک تازہ زخم کی چبھن محسوس کرتا۔ پراسرار انداز نگاہ کی دلآویزی سامنے ہے۔ میرے دوست اور رفیق!! اجنبی نے اپنی اس دلنواز اور شیریں آواز میں جو دو گھنٹے پہلے ابن ساباط کو بے خود کر چکی تھی کہنا شروع کیا:

”میں نے اپنی خدمت پوری کر لی۔ اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ اس کام کے کرنے میں مجھ سے جو کمزوری اور سستی ظاہر ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے میں بار بار تمہیں پریشان خاطر ہونا پڑا اس کے لئے میں بہت شرمندہ ہوں اور تم سے معافی چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تم معاف کر دو گے۔“

اس دنیا میں ہماری کوئی بات بھی خدا کے کاموں سے اس قدر ملتی جلتی نہیں ہے جس قدر یہ بات کہ ہم ایک دوسرے کو معاف کر دیں۔ اور بخش دیں۔ لیکن قبل اس سے کہ میں تم سے الگ ہوں تمہیں بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں وہ نہیں ہوں جو تم نے خیال کیا ہے میں اسی مکان میں رہتا ہوں۔ جہاں آج تم سے ملاقات ہوئی تھی اور تم نے میری رفاقت قبول کر لی تھی۔ میری عادت ہے کہ رات کو تھوڑی دیر کے لئے اس کمرے میں جایا

کرتا ہوں جہاں تم بیٹھے تھے۔ آج آیا تو دیکھا تم اندھیرے میں بیٹھے ہو اور تکلیف اٹھا رہے ہو۔ تم میرے گھر میں عزیز مہمان تھے۔ افسوس میں آج اس سے زیادہ تمہاری تواضع اور خدمت نہ کر سکا۔ تم نے میرا مکان دیکھ لیا ہے۔ آئندہ جب کبھی تمہیں ضرورت ہو تو بلا تکلف اپنے رفیق کے پاس آسکتے ہو۔ خدا کی سلامتی اور برکت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔

یہ کہا اور آہستگی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر مصافحہ کیا اور تیزی کے ساتھ نکل کر روانہ ہو گیا۔ اجنبی خود تو روانہ ہو گیا۔ لیکن ابن ساباط کو ایک دوسرے ہی عالم میں پہنچادیا۔ اب وہ مبہوت اور مدہوش تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ اسی طرف تک رہی تھیں جس طرف سے اجنبی روانہ ہوا تھا۔ لیکن معلوم نہیں اسے کچھ سجھائی بھی دیتا تھا یا نہیں۔

دوپہر ڈھل چکی تھی۔ بغداد کی مسجدوں سے جوق در جوق نمازی نکل رہے تھے۔ دوپہر کی گرمی نے امیروں کو تہ خانے میں اور غریبوں کو دیواروں کے سائے میں بٹھادیا ہے۔

اب دونوں نکل رہے ہیں۔ ایک تفریح کے لئے۔ دوسرا مزدوری کے لئے۔ لیکن ابن ساباط اس وقت تک وہیں بیٹھا ہے جہاں صبح بیٹھا تھا۔ رات والی دونوں گٹھڑیاں سامنے پڑی ہیں اور اس کی نظریں اس پر گڑھی ہیں گویا ان کی .... شکنوں کے اندر اپنے رات والے رفیق کو ڈھونڈ رہا ہے۔ بارہ گھنٹے گزر گئے لیکن جسم اور زندگی کی کوئی ضرورت اسے محسوس نہیں ہوئی۔ وہ بھوک جس کی خاطر اس نے اپنا ایک ہاتھ کٹوا دیا تھا۔ اب اسے نہیں ستاتی۔ وہ خوف جس کی وجہ سے سورج کی روشنی اس کے لئے دنیا کی سب سے زیادہ نفرت انگیز چیز ہو گئی تھی اب اسے محسوس نہیں ہوتا۔ اس کے دماغ کی ساری قوت صرف ایک نقطہ میں سمٹ آئی ہے اور وہ رات والے عجیب وغریب اجنبی کی صورت ہے۔ وہ خود تو اس کی نظروں سے اوجھل ہوگئی مگر اسے کسی اور ہی عالم میں پہنچاگئی۔ ایک مرتبہ حافظہ میں سرگزشت ختم ہو جاتی تو پھر نئے سرے سے یاد کرنا شروع کر دیتا اور آخر تک پہنچ کر پھر ابتداء کی طرف لوٹتا۔ میں چور تھا۔ میں اب اس کا مال و متاع غارت کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے بھی چور سمجھا۔ اسے گالیاں دیں۔ بے رحمی سے ٹھوکر لگائی۔ مگر اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ ہر مرتبہ اس آخری سوال کا جواب سوچتا اور یہی دہرانے لگتا۔ سورج ڈوب رہا تھا۔ بغداد کی مسجدوں کے میناروں پر مغرب کی اذان کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ ابن ساباط بھی اپنے غیر آباد گوشہ سے اٹھا۔ چادر جسم پر ڈالی اور بغیر کسی جھجک کے باہر نکل گیا۔ اب اس کے دل میں خوف نہیں تھا۔ کیونکہ خوف کی جگہ ایک دوسرے ہی جذبے نے لے لی تھی۔

☆......☆......☆

مولانا اللہ وسایا

بکھرے موتی

عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر ہیں

"انه (عیسیٰ علیه السلام) بعد نزوله الیٰ الارض یتزوج ویولد له ویتوفی وید فن فی الحجرة الشریفه مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم .... وهو الیوم فی السماء ۰ روح المعانی جزء ۱۵ص۳۰۲"

ترجمہ :...... "عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد شادی کریں گے۔ اولاد ہوگی۔ پھر فوت ہوں گے اور آپ ﷺ کے روضہ شریف میں آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہوں گے۔......... اس وقت وہ آسمان پر ہیں۔"

اہل بیت

۱......... " عن ایاس بن سلمه عن ابیه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال النجوم جعلت امانا لاهل السماء وان اهل بیتی امان لامتی ۰ معجم الکبیر للطبرانی ج۷ص ۲۲ حدیث نمبر ۶۲۶۰"

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں۔ اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔

۲......... " عن ابی ذر قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول اهل بیتی فیکم کسفینة نوح علیه السلام فی قومه من دخلها نجا ومن تخلف عنها هلك ۰ المعجم الاوسط للطبرانی ج٤ص١١٢' حدیث نمبر ۵۹۰ ۳"

حضرت ابی ذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میرے اہل بیت تم میں نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہیں۔ جو اس میں داخل ہوا نجات پا گیا اور جو رہ گیا ہلاک ہو گیا۔

قادیانی شرارت

ایک بار مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ بیمار ہوئے۔ قادیانیوں نے آپ کی وفات کا جھوٹا تار آپ کے والد سید محمد معظم شاہؒ کو کشمیر دے دیا۔ آپ نماز عصر پڑھ کر مسجد سے نکل رہے تھے۔ تار کی خبر سنائی گئی تو کمر کی ہڈی اس زور سے چٹخی کہ قریب کے لوگوں نے سنا اور پھر ہمیشہ کے لئے خمیدہ کمر ہو گئے۔ (نقش دوام ص ۲۷)

ابتدائی حالات

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی ولادت ۲۷ شوال ۱۲۹۲ ہجری مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۸۷۵ء بروز ہفتہ بوقت صبح صادق ہوئی۔ (ص ۲۷) ابتدائی تعلیم قرآن مجید ناظرہ، فارسی اور ابتدائی تعلیم فقہ گھر پر حاصل کی۔ پھر ہزارہ تشریف لائے۔ یہاں سے تحصیل علم کے بعد دیوبند جاکر حضرت شیخ الہندؒ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت شاہ صاحب، حضرت مدنیؒ، حضرت عثمانیؒ، حضرت مفتی کفایت اللہؒ، حضرت تھانویؒ، مولانا فخر الدینؒ، مولانا اعزاز علیؒ، مولانا ابراھیم بلیاویؒ سب حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد تھے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلفاء یا شاگرد حضرت شیخ الہندؒ، مولانا خلیل احمدؒ، مولانا صدیق احمدؒ، حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ، حضرت مدنیؒ، حضرت تھانویؒ، یہ سب حضرات خانقاہ گنگوہ کے درخشندہ ستارے تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ بیک وقت حضرت گنگوہیؒ و حضرت نانوتویؒ کے شاگرد تھے۔ ان دونوں اکابر کے علم کو حق تعالیٰ نے حضرت شیخ الہندؒ کے ذریعہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کو ودیعت فرمایا۔ مولانا انور شاہ کشمیریؒ ۱۳۰۷ ہجری میں حدیث پڑھنے کے لئے دیوبند حاضر ہوئے۔ اس زمانہ میں دارالعلوم میں نہ مطبخ نہ دارالاقامہ۔ مجبوراً ایک مسجد میں امامت کے ساتھ حمام میں پانی بھرتے۔ مسجد کی صفائی و صفوں کی خدمت کرتے اور ساتھ ہی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ دس سال میں تمام کتابیں دارالعلوم میں پڑھیں۔ اس کے بعد مدرسہ اسلامیہ امینیہ دہلی میں مدرس ہو گئے۔ پھر اپنے علاقہ کشمیر بارہ میں مدرسہ فیض عام جاری کیا۔ ۱۳۲۳ ہجری میں سفر حج کیا۔ ۱۳۲۶ ہجری تک فیض عام میں پڑھاتے رہے۔

حضرت شیخ الہندؒ کے حکم پر دیوبند تشریف لائے۔ سعادت دیکھئے کہ شیخ الہندؒ بخاری، ترمذی، اور ابوداؤد پڑھاتے تھے اور اپنے شاگرد سید انور شاہ کشمیریؒ کو مسلم، نسائی، ابن ماجہ کے پہلے سال سبق عنایت فرمادیئے۔ جب حضرت شیخ الہندؒ مالٹا میں گرفتار ہوئے تو آپ کو دیوبند کی صدر مدرسی اور شیخ الحدیث کا منصب تفویض ہوا۔ اکابرین دیوبند نے آپ کو ہمیشہ کے لئے دیوبند قابو رکھنے کا نسخہ تجویز کیا۔ وہ یہ کہ آپ کی شادی کر دی گئی۔ صدیوں بعد تاریخ نے پھر اپنے آپ کو دھرایا کہ حضرت معاذؓ جب یمن تشریف لائے تو پورے یمن کے

در و دیوار آپ کے علم و فضل سے گونج اٹھے۔ آپ نے رخت سفر باندھنا چاہا تو اہل علم نے آپ کا نکاح یمن میں کر دیا۔ پھر آپ ہمیشہ کے لئے یمن کے ہو کر رہ گئے۔ حضرت شاہ صاحب سے بھی یہی ہوا۔ ۱۳۴۶ ہجری میں آپ ڈابھیل تشریف لے گئے۔ اور سرزمین ڈابھیل نے آپ کے خزانہ علوم سے اپنے سینہ کو معمور کیا۔ ۲/۳ صفر کی نصف شب ۱۳۵۲ء کو راہی ملک بقاء ہوئے۔ آپ کی وفات رات کو گھر پر ہوئی۔ لیکن اچانک مدرسہ میں نودرہ کی عمارت میں غیبی آواز آئی جو پورے دارالعلوم کے در و دیوار پر چھاگئی۔ لوگو تم سوگئے ہو امام الحدیث کی وفات ہوگئی۔ کہتے ہیں کہ یہ آواز سن کر تمام اساتذہ و طلبہ جاگ گئے۔ حضرت مدنیؒ برہنہ سر و برہنہ پا گھر سے باہر تشریف لائے۔ ۳ صفر پیر کو عصر کے قریب میاں اصغر حسینؒ کی امامت میں جنازہ ہوا۔

دنیا سے علم کا اٹھ جانا

آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ دنیا سے علم اٹھ جائے گا۔ حضرت ابن عباسؓ کی وفات ہوئی۔ جنازہ کے بعد میت کو لحد میں اتارا گیا تو آپ کے ایک شاگرد نے کہا: " ھکذا یذھب العلم " دنیا سے علم کے اٹھنے کی یہ صورت ہے۔ "(نقش ص ۵۶)

امیر فقیر کے دروازہ پر

حضرت سفیان ثوری اور حضرت شعبہ کے ایک مشہور شاگرد حضرت قبیصہ بن عقبہ ہیں۔ حضرت قبیصہ بن عقبہ کے دروازہ پر ایک امیر و کبیر دلف نامی جرنیل اپنی فوج کے ساتھ آیا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ دلف نام سنتے ہی قبیصہ گھر سے جلدی باہر آجائیں گے۔ مگر کافی عرصہ انتظار کے باوجود وہ استقبال کے لئے باہر نہ آئے تو لوگوں نے قریب جاکر عرض کیا: " ابن الملك الجبل علیٰ بابك وانت لا تخرج ۔ " کیا بات ہے کہ حاکم کا بیٹا دروازہ پر کھڑا ہے۔ اور آپ باہر نہیں آئے۔ قبیصہ نے سنی ان سنی کر دی۔ مگر جب لوگوں نے کافی شور کیا تو قبیصہ اس شان سے باہر آئے کہ پھٹی پرانی چادر میں سوکھی روٹی کا ٹکڑا بندھا ہوا تھا۔ اور یہ دلف کو دکھا کر اعلان کر رہے تھے: " من رضی من الدنیا ھذا مایفع بابن الملك الجبل ۔ " جس سے اس روکھے سوکھے ٹکڑے پر قناعت کرلی اسے شہزادہ کی کیا پرواہ۔ (تذکرہ الحفاظ ج ۱ ص ۳۴۰)

مولانا انور شاہ کشمیریؒ

میں ڈابھیل کے سفر کے لئے پابہ رکاب تھا۔ اسی دوران جامعہ عباسیہ کے شیخ کا تار ملا کہ مقدمہ میں

تیری شہادت مطلوب ہے۔ میں نے سوچا کہ میں ایک بے عمل شخص ہوں جس کا دامن زاد آخرت سے خالی ہے۔ شاید مجھ روسیاہ کی نجات کے لئے یہی چیز کارآمد ہو کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کی حمایت کے لئے آیا ہوں اور ختم نبوت کی جانبداری میرے لئے ذریعہ نجات بن جائے۔ (نقش دوام ص ۹۷)

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے آخری عمر میں کتاب خاتم النبیین شائع کی۔ وفات کی رات سے پہلے دن شام کو قاری محمد طیب صاحب تشریف لائے تو کتاب ''خاتم النبیین'' کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

'' مولوی صاحب میرے پاس کوئی توشہ آخرت نہیں۔ میں دنیا سے خالی ہاتھ جارہا ہوں۔ شاید یہ تالیف میرے لئے ذریعہ نجات بن جائے۔'' (نقش ص ۹۸)

اسی کتاب خاتم النبیین کو فارسی میں مجلس علمی نے ڈابھیل سے شائع کیا۔ شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے اردو میں اس کا ترجمہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ سے کرایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے اس کے تین ایڈیشن شائع کئے۔ فلحمدللّٰہ!

حضرت امام ترمذیؒ

ترمذی شریف کے مولف حضرت امام ترمذیؒ کی آخری عمر میں بینائی جاتی رہی۔ آپ رفقاء کے ساتھ سواری پر جارہے تھے۔ ایک جگہ سر جھکایا جیسے کسی درخت کی ٹہنیوں کی گرفت سے بچنے کے لئے سر جھکایا جاتا ہے۔ شاگردوں نے عرض کی۔ حضرت سر کیوں جھکایا؟۔ یہاں کوئی درخت نہیں۔ آپ نے سواری روک لی۔ فرمایا قرب وجوار کے لوگوں سے دریافت کرو۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہاں درخت تھا۔ اگر نہیں تھا تو میرا حافظہ کمزور ہو گیا ہے۔ روایت حدیث آج کے بعد ترک کردوں گا۔ جب معلوم کیا تو پتہ چلا کہ امام ترمذی کی بات صحیح ہے۔ پہلے درخت تھا۔ اب کاٹ دیا گیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ آخری عمر میں بہت کمزور ہو گئے تھے۔ بیماری و ناتوانی کے باوجود حافظہ بالکل صحیح تھا۔ تمام علوم مستحضر تھے۔ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جی ہاں! یہ علوم حدیث سے اشغال کی برکت ہے۔'' حضرت عکرمہؒ جو حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد تھے فرماتے ہیں کہ قرآن کی تعلیم و تعلم والے کبھی سٹھیا نہیں سکتے۔ (نقش ص ۱۲۶)

''ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے بڑا مصنف اور مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ سے بڑا مدرس پیدا نہیں ہوا۔'' (مفتی محمود گنگوہیؒ نقش ص ۱۴۵)

ادارہ

عقیدہ ختم نبوت احادیث کی روشنی میں

حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات گرامی پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے سلسلہ کو ختم کردیا۔ چنانچہ اللہ رب العزت کے سب سے آخری رسول ونبی آپ ﷺ ہیں۔ اس پر ذخیرہ احادیث میں دو سو دس احادیث مبارکہ ہیں۔ ان میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں:

حدیث نمبر ۱............ ’’عن ثوبانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ ترمذی ج۲ص ٤٥‘‘

ترجمہ:...... ’’حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔‘‘

اس حدیث میں لا نفی جنس کا ہے۔ جس کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد جو شخص کسی بھی قسم کی نبوت ظلی وبروزی مستقل وغیر مستقل کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

حدیث نمبر ۲............ ’’عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ ترمذی ص٥١ج٢‘ مسند احمد ص٢٦٧ج٣‘‘

ترجمہ:...... ’’حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت ونبوت ختم ہوچکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔‘‘

حدیث نمبر ۳............ ’’عن عقبة بن عامرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطابؓ۔ ترمذی ص٢٠٩ج٢‘‘

ترجمہ:...... ’’حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! اگر میرے بعد

کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہوتے۔"

آپ ﷺ کے بعد اگر سیدنا فاروق اعظمؓ جیسے شخص نبی نہیں ہو سکتے تو یمامہ کا مسیلمہ کذاب ' ایران کا بہاء اللہ کذاب اور قادیان کا غلام احمد قادیانی کذاب کیسے نبی ہو سکتا ہے؟۔

حدیث نمبر۴............ " عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیاناً فا حسنه واجمله الا موضع لبنة من زاویة من زوایاه فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبیین ۰ صحیح بخاری کتاب المناقب ص۵۰۱ ج۱"

ترجمہ :...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا۔ مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی ؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا! میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں۔ اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

حدیث نمبر۵............ "عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لیٰ الغنائم وجعلت لی الارض طهورا ومسجدا وارسلت الیٰ الخلق کافة وختم بی النبون ۰ صحیح مسلم ص۱۹۹ ج۱"

ترجمہ :...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے :(۱)...... مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔(۲)...... رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔(۳)...... مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔(۴)...... روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا ہے۔(۵)...... مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ (۶)...... اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔"

متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا :

حدیث نمبر۶............ "بعثت انا والساعة کهاتین ۰ "(مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی

طرح بھیجا گیا ہے۔)

ان احادیث میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کے درمیان اتصال کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری قرب قیامت کی علامت ہے اور اب قیامت تک آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ امام قرطبی "تذکرہ" میں لکھتے ہیں:

"واماقوله بعثت انا والساعة كهاتين فمعناه انا النبى الاخير فلا يلينى نبى آخر. وانما تلينى القيامة كماتلى السبابة الوسطى وليس بينهما اصبع اخرى.......... وليس بينى وبين القيامة نبى. التذكره فى احوال الموتى واموراالاخرة ص ٧١١"

ترجمہ:...... "اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

"مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد اور کوئی نبی نہیں۔ میرے بعد بس قیامت ہے۔ جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے۔ دونوں کے درمیان اور کوئی انگلی نہیں.......... اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔"

حدیث نمبر ۷.......... "عن سعد بن ابى وقاصؓ قال قال رسول اللهﷺ لعلیؓ انت منى بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لانبى بعدى. بخارى ص٦٣٣ج٢"

"وفى رواية المسلم انه لانبوة بعدى. صحيح مسلم ج٢ ص٢٧٨"

ترجمہ:...... "سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: "میرے بعد نبوت نہیں۔"

سیدنا ہارون علیہ السلام غیر تشریعی نبی تھے۔ اس حدیث شریف میں آپ ﷺ نے وضاحت سے ارشاد فرمادیا ہے کہ ہارون علیہ السلام کی طرح غیر تشریعی نبی بھی میرے بعد کوئی نہیں ہو سکتا۔ پس ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد تشریعی یا غیر تشریعی (ظلی و بروزی) کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

حدیث نمبر ۸.......... "عن ابى هريرةؓ يحدث عن النبىﷺ قال كانت بنواسرائيل تسوسهم الانبياء كلماهلك نبى خلفه نبى وانه لانبى بعدى وسيكون خلفاء فيكثرون. صحيح بخارى ص٤٩١ج١"

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔"

بنی اسرائیل میں غیر تشریعی انبیاء آتے تھے جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تجدید کرتے تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ کے بعد ایسے انبیاء کی آمد بھی بند ہے۔

حدیث نمبر۹......... " عن جبیر بن مطعمؓ قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحواللّٰہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی ۔ مشکوٰۃ ص ۵۱۵"

ترجمہ: ...... "حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے۔ اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے دو اسمائے گرامی آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔

اول "الحاشر" حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اشارۃ الی انہ لیس بعدہ نبی ولا شریعۃ .... فلما کان لا امۃ بعد امتہ لانہ لا نبی بعدہ ۔ نسب الحشر الیہ ۔ لانہ یقع عقبہ ۔ فتح الباری ص۴۰۶ ج۶"

ترجمہ: ...... "یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور کوئی شریعت نہیں .... سو چونکہ آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور چونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس لئے حشر کو آپ ﷺ کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد حشر ہوگا۔"

دوسرا اسم گرامی "العاقب" جس کی تفسیر خود حدیث میں موجود ہے۔ یعنی کہ "الذی لیس بعدہ نبی ۔ "آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر۱۰......... "عن عائشۃؓ قالت قال رسول اللّٰہ ﷺ انا خاتم الانبیاء مسجدی خاتم مساجد الانبیاء ۔ کنزالعمال باب فضل الحرمین ج۶ ص۲۵۶"

ترجمہ: ...... "حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں خاتم الانبیاء ہوں اور

بقیہ: صفحہ 18 پر

ادارہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا

مختصر تعارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم! اللہ رب العزت نے سلسلہ نبوت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا اور اس کی انتہا تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر فرمائی۔ شریعت کی اصطلاح میں اس کو عقیدہ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت سے متعلق قرآن پاک کی ایک سو آیات اور سرور کائنات ﷺ کی دو سو دس احادیث روز روشن کی طرح دلالت کرتی ہیں۔

رحمت دو عالم ﷺ کی زندگی میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں ۲۵۹ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ جبکہ یمامہ کے مقام پر جھوٹے مدعی نبوت کے مقابلہ میں پہلی تحفظ ختم نبوت کی جنگ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ و قاری تھے۔ اس سے واضح ہوا کہ دور نبوت میں پورے اسلام کے دفاع کے لئے صحابہ کرامؓ کو اتنی قربانی نہیں دینی پڑی جتنی کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دینی پڑی۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

آج سے تقریباً ایک صدی قبل قادیان کی ملعون بستی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اس کا یہ دعویٰ حضور ﷺ کے منصب سے صریح بغاوت تھا۔ جس کا امت کے سرکردہ حضرات نے اپنے اپنے دور میں کامیاب تعاقب کیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء

قیام پاکستان کے بعد فتنہ قادیانیت نے پر پرزے نکالنے شروع کئے تو ۱۹۵۳ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور آپ کے گرامی قدر رفقاء نے تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مولانا سید ابوالحسنات قادریؒ کی صدارت میں مجلس عمل تشکیل دے کر عظیم الشان تحریک چلائی۔ اس تحریک میں

دس ہزار پروانگان ختم نبوت نے اپنی جانہائے عزیز کا نذرانہ پیش کر کے قرون اولیٰ کی ایثار و قربانی کی یاد تازہ کر دی تھی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت

اس تحریک کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا سب سے درخشندہ کارنامہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا باضابطہ قیام تھا۔ آپ کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت مولانا محمد حیاتؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ یکے بعد دیگرے مجلس کے امیر رہے۔ اور اس وقت اس کی زمام قیادت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ اور پیر طریقت و خانوادہ رائے پور کے صدر نشین حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ کے مبارک ہاتھوں میں ہے۔ مجلس نے ایک مربوط نظام کے تحت پوری دنیا میں قادیانیت کے تعاقب کے لئے ایسا شکنجہ تیار کیا کہ قادیانیت بلبلا اٹھی۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

قادیانیوں نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ایک پارٹی کے ٹکٹ پر اپنے چند ممبر کامیاب کرائے۔ جس سے انہیں غلط فہمی ہوئی کہ اب اقتدار پر قبضہ کے لئے فضا سازگار ہے۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر (سابقہ ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر جو پشاور سے ٹرین کے ذریعہ ملتان آرہے تھے حملہ کیا۔ اس وقت قادیانی اوباشوں کی کمان قادیانی جماعت کے موجودہ لاٹ پادری مرزا طاہر کر رہے تھے۔ طلباء کو مارا پیٹا، زخمی کیا۔ طلبہ خون میں نہا گئے۔ اس خودسری پر قادیانی نازاں تھے۔ قدرت کا کرم ہوا کہ اس واقعہ کے نتیجہ میں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی۔ اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور قائد اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی، اور دیگر علماء اسلام تھے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے۔ آپ کی قیادت میں تمام دینی و سیاسی جماعتوں نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے تحریک چلائی۔ جس کے نتیجہ میں قادیانی ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء

دس سال بعد پھر قادیانیوں نے پر پرزے نکالے۔ اسلامیان پاکستان اور پاکستان کی تمام دینی جماعتوں

نے پھر مجلس عمل کے پلیٹ فارم سے تحریک چلائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس وقت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم تھے۔ مجلس عمل کی سربراہی بھی آپ کے حصہ میں آئی۔ ملک بھر میں ایک منظم آئینی جدوجہد کے نتیجہ میں ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت کا قانون منظور ہوا۔ اس کے نتیجہ میں قادیانی سرگرمیوں پر اوس پڑگئی۔ قادیانی سربراہ مجرمانہ فرار اختیار کر کے لندن کو سدھار گیا۔ قادیانی سالانہ جلسہ پر پابندی لگ گئی۔ فلحمدللہ!

چناب نگر

چناب نگر سابقہ ربوہ خالصتاً قادیانی آبادی پر مشتمل شہر تھا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے نتیجہ میں اسے کھلا شہر قرار دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دسمبر ۱۹۷۴ء سے وہاں پر نماز جمعہ کا اہتمام کیا۔ ریلوے اسٹیشن پر مسجد محمدیہ' دفتر اور رہائشی مکان تعمیر ہوئے۔ مسلم کالونی چناب نگر میں مدرسہ ختم نبوت' جامع مسجد ختم نبوت تعمیر ہوئے۔ مدرسہ کی دو منزلہ عمارت ۱۹ کمروں پر مشتمل ہے۔ جس میں ۲ ہال دارالقرآن' میٹنگ ہال اور لائبریری کے علاوہ مہمان خانہ و دفتر بھی قائم ہے۔ رہائشی مکانات تعمیر ہوئے۔ اس میں چھ حفظ قرآن کی کلاسیں کام کر رہی ہیں۔ مسافر طالب علم ڈیڑھ صد کے قریب ہیں۔ مقامی طلباء و طالبات تین سو زیر تعلیم ہیں۔ شعبہ بنات کے لئے علیحدہ اہتمام ہے۔ دونوں مراکز میں دسمبر ۱۹۷۴ء سے نماز پنجگانہ' جمعہ' عیدین' تراویح و تعلیم کا مجلس نے جو اہتمام کیا تھا وہ بحمدہ تعالیٰ کامیابی سے سوئے منزل رواں دواں ہے۔ اس سال مدرسہ کے عظیم الشان ٹینکی تعمیر کی گئی۔ مزید تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے۔

دارالمبلغین

مرکزی دفتر ملتان اور چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ شعبان میں چناب نگر میں پورے ملک سے علماء اور طلباء کی بڑی تعداد رد قادیانیت کورس میں شرکت کرتی ہے۔ اس وقت تک ہزاروں علماء یہاں سے سندات حاصل کر چکے ہیں۔ اس وقت پوری دنیا میں رد قادیانیت پر کام کرنے والے علماء کرام' مناظرین عظام بالواسطہ یا بلاواسطہ اس دارالمبلغین ختم نبوت کے تربیت یافتہ ہیں۔

رد قادیانیت کورسز

سارا سال ملک کے مختلف حصوں میں مجلس کے زیر اہتمام مدارس و مساجد اور دفاتر میں سہ روزہ' ہفت

روزہ کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں مجلس کے فاضل مبلغین حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا خدا بخش' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی شرکاء کو لیکچر دیتے ہیں اور یوں یہ حضرات اپنے اساتذہ حضرت مولانا محمد حیاتؒ' حضرت مولانا لال حسین اخترؒ' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے مشن کو حرز جان بنائے ہوئے ہیں۔

ختم نبوت خط و کتابت کورس

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ' قادیانیت کے تعاقب رفع ونزول مسیح علیہ السلام' ظہور مہدی جیسے اہم مسائل پر بذریعہ خط و کتابت کورس شروع ہو چکا ہے۔ جس میں بوقت تحریر چھ ہزار سے زائد افراد استفادہ کر چکے ہیں۔(پوسٹ بکس نمبر 1347 اسلام آباد)

ختم نبوت ویب سائٹس

انٹرنیٹ کے ذریعہ کراچی' لندن' پشاور اور لاہور سے قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری ہے۔ سائٹس کے ایڈریس:

ہفت روزہ ختم نبوت

Http://www.weeklykhatm-e-nubuwwat.clickhere2.net

ماہنامہ لولاک

Http://www.lolaak.clickhere2.net

انگلش لٹریچر ویب سائٹ

Http://www.khatm-e-nubuwwat1.clickhere2.net

مقدمات کی پیروی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کے ان مقدمات میں قانونی امداد بہم پہنچاتی ہے جن میں مسلمان مظلوم ہوں۔ نیز قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کی طرف سے رحمت دو عالم ﷺ کی شان اقدس میں کی جانے والی دریدہ دہنی اور نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے گستاخی رسالت کے مقدمات (یوسف

کذاب' کو ہر شاہی لیس سمیت) میں امت مسلمہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مجرموں کو عدالتی سطح پر کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اپنی صلاحیتوں کو وقف کئے ہوئے ہے۔ نیز اس وقت بھی عدالتوں میں بیسیوں کیس ایسے چل رہے ہیں جن کی پیروی مجلس کر رہی ہے۔

شعبہ تحفیظ القرآن

اس شعبہ میں ایک درجن سے زائد مدارس کام کر رہے ہیں۔ بالخصوص ان علاقوں میں جہاں قادیانیت کے جراثیم زیادہ ہیں۔ مجلس نے مسلمانوں کے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے مکاتب قائم کئے ہوئے ہیں۔

شعبہ تبلیغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنیادی طور پر ایک دینی و تبلیغی تنظیم ہے۔ جس کا مشن عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ گستاخان رسول اور قادیانیوں کا تعاقب ہے۔ اس شعبہ کے تحت پچاس مبلغین اندرون وبیرون ملک ناموس رسالت کی چوکیداری کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں جن کی کفالت مجلس کرتی ہے۔ اندرون وبیرون بیسیوں دفاتر قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی سے باقاعدگی سے ہر ہفتہ اور لولاک ملتان ماہوار شائع ہوتا ہے۔ ان کا ہر شمارہ تبلیغ واشاعت دین اور قادیانیت کے مکروہ چہرے سے نقاب کشائی کرتا ہے۔

شعبہ نشر واشاعت

مجلس تحفظ ختم نبوت رد قادیانیت پر عربی' اردو' انگلش' سندھی' جرمن زبان سمیت کئی ایک زبانوں میں ہر سال لاکھوں روپے کا لٹریچر شائع کر کے فری تقسیم کرتی ہے۔ جبکہ اسلاف امت کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لکھی جانے والی کتب کو شائع کرتی ہے۔ اکابر کی تصنیفات کو یکجا کر کے "احتساب قادیانیت" کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔ اس وقت تک سات جلدیں اس کی شائع ہوچکی ہیں۔ مزید سلسلہ جاری ہے۔ تحفہ قادیانیت کی چار جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ مقدمہ قادیانی مذہب و قادیانی مذہب اور دیگر بیسیوں کتب مجلس شائع کرچکی ہے۔

بیرون ملک

الحمدللہ! پوری دنیا میں مجلس کے کام کا پھیلاؤ ہے۔ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر اور شیخ

ادارہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ

دنیا کے تمام مذاہب کے نزدیک جھوٹ قابل مذمت ہے۔ جھوٹا آدمی ہرگز قابل اعتبار نہیں۔ دیگر مذاہب کی طرح اسلام نے بھی جھوٹ کو لعنتی فعل قرار دیا ہے: "لعنت اللّٰہ علیٰ الکاذبین۔" ارشاد قرآنی ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تیس بڑے جھوٹے اور دجال پیدا ہو کر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ ان میں سے ایک مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ جھوٹ ایک ایسا فعل قبیح ہے کہ مرزا قادیانی جس کی ساری عمر جھوٹ کی ترویج واشاعت میں گزری۔ اس نے اقرار کیا کہ:

(۱)............"جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی کام نہیں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶' خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۹)

(۲)............"جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا۔ یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔"

(انجام آتھم ص ۴۳' خزائن ج ۱۱ ص ۴۳)

(۳)............"جھوٹا لعین ہے۔ جھوٹ کی گندگی کھانا خنزیر کھانے سے بدتر ہے۔"

(مواہب الرحمٰن ص ۱۴۱' خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۷)

یہ تمام حوالجات مرزا قادیانی کی کتب کے ہیں۔ آیئے ذیل میں دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے کس طرح پیٹ بھر کر جھوٹ بولے اور عمر بھر پوری طاقت صرف کر کے کس طرح جھوٹ کی اشاعت کرتا رہا تاکہ معلوم ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کتنا بڑا کذاب تھا۔

ذیل میں مرزا قادیانی کی کتابوں سے اس کے جھوٹ ملاحظہ ہوں:

نمبر ۱............ مرزا قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام ص ۳۴' خزائن ج ۳ ص ۱۴۰ کے حاشیہ میں لکھتا ہے:

"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ' مدینہ اور قادیان۔"

الحمد سے لے کر والناس تک پورے قرآن مجید میں کہیں قادیان کا نام نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب پر بڑا جھوٹ ہو سکتا ہے؟۔

نمبر ۲............ مرزا قادیانی اپنی کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۷، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۹ پر لکھتا ہے:

"احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہو گا۔"

ساری کائنات کے قادیانی مل کر دنیا کی کسی حدیث کی کتاب میں چودھویں صدی کا لفظ نہیں دکھا سکتے۔ مرزا قادیانی کا یہ وہ شاہکار جھوٹ ہے جس نے پوری قادیانیت کے سر ندامت سے جھکا دیے ہیں۔

نمبر ۳............ مرزا قادیانی اپنی کتاب شہادت القرآن ص ۴۱، خزائن ج ۶ ص ۳۳۶ پر لکھتا ہے:

"مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ:

آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ: "ھذا خلیفۃ اللہ المھدی۔" اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

عالم دنیا میں کروڑوں بخاری شریف کی کتابیں موجود ہیں۔ ساری کائنات کے قادیانی بخاری شریف میں یہ حدیث نہیں دکھا سکتے۔ مرزا قادیانی نے امام بخاریؒ پر اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے جس کی کائنات نظیر پیش نہیں کر سکتی۔

نمبر ۴............ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب پیغام صلح ص ۲۷، خزائن ج ۲۳ ص ۴۶۵ پر لکھا ہے:

"تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا۔ جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔"

عام و خواص ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیدائش مبارک سے قبل آپ ﷺ کے والد گرامی فوت ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ یتیم پیدا ہوئے تھے۔ لیکن مرزا قادیانی آنجہانی کی کذب بیانی اور دروغ گوئی کو دیکھئے کہ وہ کس صراحت سے جھوٹ بول رہا ہے۔ مرزا قادیانی کی اس عبارت سے جہاں اس کا کذاب ہونا ثابت ہوتا ہے وہاں اس کی جہالت بھی ثابت ہوتی ہے۔

نمبر ۵............ مرزا قادیانی اپنی کتاب چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹ پر لکھتا ہے:

"تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ (آنحضرت ﷺ) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور

سب کے سب فوت ہو گئے۔"

مرزا قادیانی جتنا بڑا کافر تھا اتنا بڑا ہی اس نے یہ جھوٹ بولا ہے۔

نمبر ۶ .... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر ۳ ص ۲۳ طبع دسمبر ۱۹۲۰ء پر لکھا ہے کہ :

"انبیائے گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔"

اللہ رب العزت کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیرو آج تک کسی ایک نبی کا کشف نہیں دکھا سکے جس میں چودھویں صدی اور پنجاب کا ذکر ہو۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے جھوٹ کی ذلت سے بچنے کے لئے بعد میں انبیاء کے لفظ کو اولیاء سے بدل دیا۔ ملاحظہ ہو خزائن ج ۱۷ ص ۳۷۱ : لیکن لفظ "اولیاء" جمع کثرت ہے۔ جو دس سے شروع ہوتی ہے۔ دس مسلمہ اولیاء اللہ کے کشف سے مسیح علیہ السلام کے چودھویں صدی یا پنجاب میں پیدا ہونے کو آج تک قادیانی نہیں دکھا سکے۔ نہ قیامت تک دکھا سکتے ہیں۔ انبیاء یا اولیاء گزشتہ تو در کنار قرآن و سنت میں کہیں بھی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لئے چودھویں یا پنجاب کا تذکرہ نہیں۔ یہ مرزا قادیانی کا زمین و آسمان سے بھی بڑا جھوٹ ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لئے قرآن میں حیات اور احادیث میں آسمانوں سے ارض شام میں نازل ہونے کا ذکر ہے۔ جس کا مرزا قادیانی منکر ہے۔ چونکہ خود چودھویں صدی اور پنجاب میں پیدا ہو کر مسیح ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا اپنے جھوٹ کو پکا کرنے کے لئے انبیاء و اولیاء پر جھوٹ کے طومار باندھے :

نمبر ۷ .... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفۃ الندوہ ص ۵' خزائن ج ۱۹ ص ۹۸ پر لکھا ہے :

"اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔"

کیا ساری کائنات کے تمام قادیانی مل کر قرآن مجید سے دکھا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام ابن مریم رکھا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔

اس مختصر تحریر میں مرزا قادیانی کے چند جھوٹ دکھائے گئے ہیں۔ ان میں مرزا نے خدا تعالیٰ' رسول اللہ ﷺ' قرآن و سنت' انبیاء و اولیاء اور تاریخ پر تاریخی جھوٹ بولے ہیں۔ اس جھوٹے ملعون مرزا قادیانی اور اس کی جھوٹی امت سے بچنا تمام مسلمانوں پر ضروری ہے۔

☆......☆......☆

ڈاکٹر میاں عاصم صدیق

ردقادیانیت کورس ــــــ مشاہدہ وتاثرات

پاک ہے وہ ذات ربّی جو اپنے مقدس نور میں عزت و عظمت اور سربلندی کی نہایت حسین چادر اوڑھے بالائے کونین تخت کبریائی سجائے جلوہ افروز ہے۔ اس کی بادشاہی کو بقائے دوام ہے۔ اس تخت کبریائی احدیت وو حدانیت کے دلفریب رنگوں سے آراستہ' ان گنت صفات الٰہیہ کے طلائی نقش و نگار سے مزین ہے۔ قرآن مجید میں اس تخت رب ذوالجلال کو وسیع اور بلند وبالا کرسی کا نام دیا گیا ہے۔

لاحد ولا کنار بے شمار وان گنت درود پاک صاحب سعی صفاو مروہ صاحب مشعر الحرام صاحب قبلہ محراب و منبر صاحب مقام محمود اور حوض کوثر نور مجسم شفیع امم' رحمتہ اللعالمین حضور نبی اکرم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تمام اصحاب رضوان اللہ علیہ پر ہوں جو بلا شبہ قندیل نور ذات ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ کیا نہیں آیا انسان پر ایسا زمانہ جب کہ اس کا کوئی نام و نشان' ذکر مذکور تک نہ تھا۔ پھر ہم نے اسے ملے جلے نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کی آزمائش کریں۔ لہذا اسے ہم نے ایک مکمل انسان کی بینا وزندہ صورت عطا کی کہ پھر ہم نے اسے اپنی طرف راستہ بتایا تاکہ دیکھیں کہ آیا وہ اس پر چل کر شکر گزاری کرتا ہے یا اس سے منہ موڑ کر کفران نعمت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خالص راہ حق وہی ہے جو اس کے نیک و مقرب بندوں نے اختیار کی اور تمام زندگی اسی پر چل کر اپنے پروردگار کی رضاو خوشنودی حاصل کی۔ مگر راستی کی اس شاہراہ پر چل کر بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حرص وہوا' مکر وریا' طمع ولالچ' فریب وریاکاری' انانیت اور نفسانی خواہشات جیسی الائشوں سے کنارہ کش ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ممکن نہیں ہے کہ وہ خود کو ان مکروہات سے دور رکھتے ہیں۔

محترم قارئین! اسے حسن اتفاق کہہ لیں یا اللہ تبارک وتعالیٰ کی عنایت خاص کہہ لیں یکم شعبان ۱۴۲۳ھ کے اخبار میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اشتہار پڑھا۔ جو کہ رد قادیانیت اور رد عیسائیت کے کورس کے متعلق تھا اور مرکزی دفتر ملتان کا فون نمبر درج تھا۔ ٹیلی فون کیا اور فون اٹھانے والے محترم حضرت

سے اس کورس کے متعلق اور جگہ وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور فیصلہ کیا کہ اس کورس میں ضرور شرکت کی جائے۔ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے تو آگاہ تھا مگر اس کے مشن و مقاصد کے بارے میں میری معلومات آٹے میں نمک کے برابر تھیں۔ کبھی کبھار کسی مسجد 'بس یا دیوار پر اس کا مختصر لٹریچر دیکھنے کو مل جاتا تو بس یہ سمجھ کر خود کو تسلی دے لیتا کہ علماء کی کوئی تنظیم ہے جو دیگر بے شمار تنظیموں کی طرح مفادات کی بساط بچھائے دین کی آڑ میں سیاست و ثقافت کے کھیل کھیل رہی ہو گی اور ایک اچھا سا نام چن کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رکھ لیا ہو گا۔ (معاذ اللہ!)

گزشتہ سال ماہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے لئے قبلہ غوث زمان مرشد حضرت سید محمد علاؤالدین شاہ صاحب جیلانیؒ کی یادگار خانقاہ واقع دار السلام گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ آخری عشرہ میں قیام کیا۔ انہیں مبارک ایام کے دوران ایک شام جبکہ نماز کی تیاری تھی (غالباً نماز عشاء) اور محترم حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین صاحب خاکوانی مدظلہ جانشین حضرت شاہ صاحب اپنے حجرہ اعتکاف سے نکلے اور مسجد سے باہر کی طرف چلے گئے اور چند لمحوں کے بعد واپسی ہوئی کہ ایک محترم باریش مولانا صاحب بھی ساتھ تھے جنہیں کرسی مہیا کی گئی۔ تمام نمازی و معتکف حضرات ہمراہ حضرت ناصر الدین خاکوانی بیٹھ گئے۔ چند لمحات میں انہوں نے قادیانیوں کا تعارف' مشن اور مکروہ چہرہ دکھایا اور جس مقصد کے لئے وہ اس خانقاہ تک آئے اس کا اظہار فرمایا۔ نماز با جماعت ادا کی اور چلے گئے۔ صرف یہ اشارہ بھی ان کی گفتگو میں ملا کہ شعبان کے مہینہ میں وہ کورس کرواتے ہیں کہ مسلمان کو ایک حقیقی مومن کی صفات اور مقاصد کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ کہ پچھلے سال لاہور جامعہ اشرفیہ میں انہوں نے یہ کورس کروایا تھا۔

محترم قارئین! مجھے آج تک نہیں معلوم کہ ان رہبر کا نام و مقام کیا ہے۔ کیونکہ حالت اعتکاف کی وجہ سے میں نے کسی سے تفصیل معلوم نہیں کی اور پھر خانقاہ میں گزارے جانے والے لمحات کی لذت واہمیت بھی دیگر ہوتی ہے۔ مگر یہ چند لمحات تھے کہ میں نے اس وقت یہ تہیہ کیا کہ اگر کبھی موقع ملا تو یہ کورس کروں گا۔ تمام سال ماہ شعبان کے حوالے سے اس کورس کے بارے میں یاد تو تھا مگر میں نے اس کی عملی تکمیل کے سلسلہ میں کوئی سعی نہیں کی تھی اور شاید اپنی سستی اور لاپرواہی یا مصروفیت دنیاداری کوئی قدم نہ اٹھ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص کرم کی بدولت یکم شعبان کا قومی روزنامہ جنگ جب میرے سامنے آیا اور نظر کی بھوک کو خبروں سے مٹاتے ہوئے جب نگاہ متذکرہ اشتہار پر پڑی تو پھر نظر اسی پر جم گئی۔ میرے ہاتھوں میں ناشتے کے نوالے تھے۔ نظریں اشتہار پر تھیں اور ذہن گیارہ ماہ قبل کے فیصلے اور خواہش پر تھا۔ بس پھر فیصلہ ہو گیا اور میں پھر اس گلشن کی

طرف روانہ ہوگیا جہاں انوار ختم نبوت کی دلفریب مہک سے فضا معطر تھی۔ میں خود کو دریائے چناب عبور کرنے کے بعد سائیکل رکشہ سے اتر کر مسلم کالونی میں پیدل ایک ہاتھ میں بستر اور دوسرے میں بیگ اٹھائے اپنے بھاری بھر کم وزنی جسم کے ساتھ گھسیٹتا ہوا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس نرسری (مسجد و مرکز ختم نبوت چناب نگر) میں داخل ہوا۔ جہاں تحفظ ختم نبوت کے پودوں کو تناور درخت بنانے کی آبیاری ہو رہی تھی۔

اور جس طرح کہ پروفیسر ھیٹی کہتا ہے: ''محمد ﷺ نے عرب میں ہیروں کی نرسری لگادی۔''

اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معماروں نے تحفظ ختم نبوت کے مجاہدین تیار کرنے کی چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں نرسری لگا کر اپنے اسلاف کی سنت کو تازہ کر رکھا ہے۔

اس تربیت گاہ میں آکر معلوم ہوا کہ مذہب اور علم میں کتنا گہرا رشتہ اور تعلق ہے۔ اپنے اردگرد جب نگاہ دوڑاتا ہوں تو بہت سے افراد نظر آتے ہیں جو ماشاء اللہ! مذہبی شعور تو رکھتے ہیں مگر علمی لحاظ سے ناپختہ ہیں اور علم کی ازبر سے بھی واقف نہیں ہیں۔ ان افراد کو نماز پنجگانہ' روزہ' زکوٰۃ اور حج کا تو پتہ ہے۔ لیکن ان کے سیاق و سباق اور اسرار و رموز کا علم نہیں ہے۔ جنہیں ارکان دین کو تو علم ہے مگر دین کا اصل مفہوم کیا ہے اس سے ناآشنا ہیں۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام سے تو میں واقف تھا مگر مقام سے آگاہ نہ تھا۔ ان کی خدمات کا مجھے علم نہ تھا۔ سوائے یہ کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایک شعلہ بیان مقرر تھے اور مجھے یہ معلوم تھا اور میں نے پڑھا تھا کہ ایک مجمع تھا' ایک ہجوم تھا' انسانوں کا سمندر تھا' پولیس کی گولی یا لاٹھی چارج سے یا کسی مقرر کی تقریر سے پھر گیا' کنٹرول سے باہر ہو گیا' مال روڈ کی سڑکیں توڑ پھوڑ کا شکار ہو گئیں۔ لاہور سیکرٹریٹ پر پتھراؤ اور جلاؤ کا معاملہ پیش آنے لگا۔ ہجوم تھا' عوام کا سیلاب تھا کہ کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔ اسی افراتفری اور نفسا نفسی میں ایک آواز دلوں کے دروازوں پر دستک دیتی ہے' روح کو چیرتے ہوئے قلب کی گہرائی میں پیوست ہوتی ہے' خطابت اپنا آغاز کرتی ہے اور منتشر سروں کے قافلوں کے پاؤں ٹھہر جاتے ہیں جو جہاں ہے وہیں کھڑا ہو کر رخ آواز کی طرف اپنی سماعت کرتا ہے۔ طوفان کی ہلچل میں ٹھہراؤ آجاتا ہے۔ ہجوم پرامن ہو جاتا ہے۔ یہ منظر اور یہ کیفیت دیکھ کر انگریز وفد کا سربراہ جو ابھی برطانیہ سے آیا ہی تھا بے اختیار کہہ دیتا ہے ہجوم کو منتشر کرنے والے' اشتعال دلانے والے تو بہت سے مقرر دیکھے ہیں مگر پوری تاریخ میں اپنی پوری زندگی کے دور میں منتشر اور بکھرے ہوئے سیلاب کو سمیٹ دینے والا مقرر آج پہلی بار دیکھا ہے۔

بس مجھے یہی معلوم تھا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایک خطیب دلفریب تھے مگر اس نرسری اور تربیت گاہ میں آکر معلوم ہوا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کون تھے۔ کس مقصد کے لئے شعلہ بیانی فرماتے

تھے۔ ان کی خدمات کیا ہیں۔ ان کی قربانیاں کیا ہیں۔ ان کے جدائی وصال کے لمحات کا ذکر کیسا ہے۔ انہوں نے کس مشن اور کس مقصد کے لئے اور کیوں تکالیف اور صعوبتیں جھیلیں۔

مقصد تحریر یہ ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام سے تو واقف تھا کام سے نا آشنا تھا۔ صرف یہی نہیں علم کے معاملات میں میں ابھی طفل مکتب ہی رہا ہوں اور آپ تو جانتے ہیں کہ علم، عمل کے بغیر اور عمل سمجھ کے بغیر سوکھی گھاس اور بنجر زمین کی طرح ہے۔ میں نے سید احمد شہیدؒ پر لکھی کتاب سید بادشاہ کا قافلہ کا ایک ایک لفظ پڑھا ہے۔ مگر ختم نبوت کی اہمیت سے بالکل نا آشنا تھا۔ تحفظ ختم نبوت کی ضرورت سے بالکل بے گانہ رہا ہوں۔ اور اس وقت میں نے خود کو شرم وافسردگی کے اس مقام پر پایا جب اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ دنیاوی تعلیم کی بڑی بڑی ڈگریاں ختم نبوت کے تحفظ کی تربیت کے لئے قائم کی گئی اس تربیت گاہ میں موجود درس نظامی کے سال چہارم کے طالب علم کے مقابلہ میں کتنی حقیر اور بے معنی ہیں۔ اور آج جب میں وہ سند دیکھتا ہوں جو مجھے اس کورس کے امتحان کو پاس کرنے کے صلہ میں ملی تو یقین کیجئے مجھے اپنی ڈگریوں میں سب سے امتیازی شان اس سند کی نظر آتی ہے اور میں یہ دعا کرتا ہوں کہ یہ سند حقیقی معنوں میں میری نجات کی سند بن جائے۔

بقیہ : مجلس کا تعارف

لاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اپنے گرامی قدر رفقاء کے ساتھ عرب و عجم، مغرب و مشرق میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا۔ انہیں کی روایات کے امین خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر قیادت پوری دنیا میں تقریر و تحریر کے ذریعہ کام ہو رہا ہے اور رابطہ قائم ہے۔ بالخصوص یورپ و امریکہ و افریقہ میں منظم جدوجہد جاری ہے۔

بقیہ : امریکی حملہ

کاروائی میں مقامی انتظامیہ، صوبائی حکومت حتیٰ کہ مرکزی حکومت کو بھی کوئی خبر نہیں۔ چوہدری شجاعت حسین نے بعد ازاں اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ضمیر کا حق تو ادا کیا کہ پاکستان میں غیر ملکی ایجنسیوں کی براہ راست مداخلت کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ پنجاب حکومت کو اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے تاکہ آئندہ ایسے واقعہ کا اعادہ نہ ہو سکے جو محب وطن شہریوں کے لئے دل آزاری کا باعث بنے۔ ق لیگ کی حکومت کو اپنا وجود ثابت کرنا ہوگا۔ پنجاب کے برعکس صوبہ سرحد میں مجلس عمل کا موقف مضبوط اور واضح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوبہ سرحد میں ایف بی آئی کی ایسی کوئی نا قابل ذکر کارروائی سامنے نہیں آئی۔

ادارہ

قافلہ آخرت

حافظ محمد عمر فاروقی کا وصال

مجاہد ختم نبوت حافظ محمد عمر فاروقی انتقال کر گئے۔ جناب علی شیر لوہار کے بڑے بیٹے حافظ محمد عمر فاروقی دو ماہ بیمار رہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ دفتر ختم نبوت بہاول نگر میں تعزیتی اجلاس ہوا۔ مقامی رہنما سید تحسین الاحد شاہ صاحب کے علاوہ حضرت مولانا سعید احمد صاحب' حاجی محمد یعقوب' مولانا محمد قاسم رحمانی' مرحوم کے والد اور بھائیوں کے علاوہ شیخ خلیل' محمد اقبال وارثی' ناصر محمود' عبیداللہ وٹو اور کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین!

حافظ محمد شریف کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھڈو کے رہنما مدنی مسجد کے خطیب حافظ محمد شریف صاحب کی والدہ رمضان المبارک میں مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ مولانا محمد علی صدیقی نے ان کے گھر جا کر حافظ محمد شریف صاحب اور ان کے بھائیوں سے تعزیت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شوال کے مبلغین کے اجلاس سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے تمام مبلغین کے ہمراہ مرحومہ کی مغفرت کی دعا کرائی۔

مولانا ظہور احمد کا وصال

میانوالی کے محترم حضرت مولانا ظہور احمد صاحب کا پچھلے دنوں انتقال ہو گیا جو خانقاہ سراجیہ میں کچھ عرصہ مدرس رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے ان کے لواحقین اور پسماندگان کے ہاں جا کر تعزیت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی نعمت نصیب فرمائیں۔ آمین!

مولانا سبحان احمد انصاری کا وصال

پپلاں کی ہر دل عزیز اور معروف مذہبی شخصیت قاضی سبحان احمد انصاری مرحوم جو جامعہ رحیمیہ حنفیہ کلور کوٹ کے مدرس حضرت مولانا قاضی عمران احمد انصاری کے والد محترم تھے کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم کی دینی وسماجی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری اور مولانا محمود الحسن فریدی نے ان کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی وفات کو علاقہ کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ ان حضرات نے ان کے گھر جا کر ان کے لواحقین سے تعزیت بھی کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور قاضی سبحان احمد انصاری مرحوم کو اللہ رب العزت جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین

تعزیتی اجلاس

گزشتہ دنوں مولانا بشیر احمد رشیدی اور قاری محمد ابراہیم خطیب مسجد ابوبکر صدیق قضا الٰہی سے انتقال کر گئے۔ دفتر ختم نبوت جامعہ محی الاسلام میں اجلاس منعقد ہوا جس میں قاری محمد شفیق، مولانا قاری الیاس، قاری غلام محمود انور، قاری سعید احمد عثمانی، مولانا عبیدالرحمٰن، قاری محمد افضل، مفتی غلام مصطفیٰ، مولانا عبدالواحد اور صاحبزادہ قاری محمد اسحٰق غازی کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکن شریک ہوئے۔ جماعت کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق نے قاری عبدالسبحان قصوری لواحقین اور صاحبزادگان سے تعزیت کا اظہار کیا۔ قارئین لولاک سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔

حاجی عبدالمجید شجاع آبادیؒ

حاجی عبدالمجید نے رمضان المبارک میں نو روزے رکھے۔ پھر ستطاعت نہ رہی۔ تا آنکہ وقت موعود آن پہنچا۔ 23ویں شب کو غروب آفتاب سے چند منٹ پہلے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اگلے دن 11 بجے دوپہر جامع مسجد الاقصیٰ ملتان میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور دوسری نماز جنازہ بستی مٹھو شجاع آباد کی عید گاہ میں سینکڑوں افراد شریک جنازہ تھے۔ امامت کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیئے۔ مرحوم مولانا شجاع آبادی کے سگے ماموں تھے۔ اللہ پاک مغفرت فرمائیں۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس ۸/۹ شوال المکرم 1423ھ دفتر مرکزیہ ملتان میں مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا بشیر احمد' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا خدا بخش' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا محمد علی صدیقی گولارچی' حضرت مولانا خان محمد گمبٹ خیرپور میرس' حضرت مولانا محمد حسین ناصر سکھر' حضرت مولانا حافظ احمد بخش رحیم یار خان' حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاول پور' حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا' حضرت مولانا فقیر اللہ اختر و جناب حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ' حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی' حضرت مولانا غلام حسین جھنگ' حضرت مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر' حضرت مولانا محمد عارف ندیم ڈسکہ' حضرت مولانا قاضی احسان احمد اسلام آباد' حضرت مولانا مفتی محمود الحسن راولپنڈی' حضرت مولانا عبدالکریم پرمٹ وعلی پور' حضرت مولانا عبدالستار حیدری لیہ نے شرکت کی۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ 15 شوال المکرم 1423ھ سے سہ ماہی کورس شروع ہو کر 30 ذی الحجہ 1423ھ تک رہے گا۔ شرکاء کورس کو حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا خدا بخش' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لیکچر دیں گے۔

اجلاس میں رواں سہ ماہی میں چیچہ وطنی' بہاول پور' لاہور' جنگلہ میانوالی' ڈسکہ' علی پور چٹھہ میں تین روزہ رد قادیانیت کورس تجویز کئے گئے۔ جن میں مندرجہ بالا اساتذہ کرام لیکچر دیں گے۔

اجلاس میں چک 11/11L چیچہ وطنی' ڈالیاس خان پور' چک نمبر 84 خانیوال' کاموں کی' علی پور چٹھہ' کنڈیاں شریف' شہدادپور' کنڈیارو' ٹھیڑی' سکھر اور اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنسیں رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ نئے سال سے ممبر سازی کا آغاز کیا جائے گا۔ ملک بھر میں ممبر سازی کے بعد مقامی انتخابات ہوں گے اور پچیس

ممبروں پر ایک ممبر مرکزی مجلس عمومی کے لئے منتخب کیا جائے گا جو مرکزی انتخابات کے موقع پر حق رائے دہی استعمال کریں گے۔ مرکزی انتخابات آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر ہوں گے۔

اجلاس میں حضرت مولانا مفتی عبدالقادر کبیر والا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ماموں حاجی عبدالمجید' حضرت مولانا محمد طیب فاروقی کے داداسسر سید خادم حسین' جناب حافظ محمد شریف جھڈو سندھ کی والدہ محترمہ کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی اور دعا کی گئی۔

تبلیغی پروگرام حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ماہ ذی قعدہ

یکم تا6ذی قعدہ	مطابق	5تا10جنوری2003ء	بہاول پور
7تا14ذی قعدہ	مطابق	11تا18جنوری	رحیم یار خان
21تا30ذی قعدہ	مطابق	25جنوری تا3فروری	کوئٹہ

تبلیغی پروگرام حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب ماہ ذی قعدہ

5تا9ذی قعدہ	مطابق	9تا13جنوری	لاہور
10تا15ذی قعدہ	مطابق	14تا19جنوری	اسلام آباد
21تا27ذی قعدہ	مطابق	25تا31جنوری	اندرون سندھ
28تا29ذی قعدہ	مطابق	یکم تا2فروری	سکھر

تبلیغی پروگرام حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب ماہ ذی قعدہ

7ذی قعدہ	مطابق	11جنوری2003ء	چناب نگر
12ذی قعدہ	مطابق	16جنوری	کندیاں شریف 12بجے دن
24تا27ذی قعدہ	مطابق	28تا31جنوری	اسلام آباد' راولپنڈی

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے

قصور' چوک' دیپالپور کی مساجد میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالرزاق نے کہا کہ عالم کفر اسلامی ممالک کے خلاف متحد ہو گیا۔ لہٰذا مسلمان اٹھ کھڑے ہوں کیونکہ دشمن قوتوں کے اتحاد کے بعد مسلمان ممالک کا اتحاد ناگزیر ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہمیں باعزت زندگی گزارنے کے لئے مسلمانوں کو قرآن وسنت

رسول اللہ ﷺ کے مطابق راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ اور قادیانیوں سے اور بین الاقوامی کافروں سے اور ان کی مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ جس کی مثال عراق پر پوری دنیا کفر اکٹھی ہو کر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے کی منتظر ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ امت مسلمہ متحد ہو کر مسلمانوں اور دین اسلام کو بچائے اور ملک و ملت کے غداروں (قادیانیوں) کی سرگرمیوں سے باخبر ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔

مولانا عبدالحکیم کا مختلف اجتماعات سے خطاب

تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور گستاخ رسول ﷺ کی سزا کی دفعات سمیت 1984ء میں جاری کردہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کو اندرون خانہ ختم کرنے اور غیر موثر کرنے کی کوششیں امریکی ایجنڈا کی تکمیل ہے۔ ہم ان اسلام دشمن سازشوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ضلع ساہیوال، ضلع خانیوال میں تبلیغی دورے کے دوران مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا قادیانیت طاغوتی طاقتوں کی آلہ کار اور انگریز سامراج کے مفادات کے لئے این جی اوز اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی آڑ میں اپنی ارتدادی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء، مذہبی و سیاسی شخصیات فتنہ قادیانیت کی روک تھام کے لئے منظم اور متفقہ لائحہ عمل تیار کرے۔ انہوں نے کہا ہم انسانی حقوق اور مقابلہ حسن کے در پردہ کسی صورت میں توہین رسالت ﷺ کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتے۔ مقابلہ حسن کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کے بنیادی عقائد اور مذہبی جذبات کو مجروح کرنا اسلام دشمنی کا واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو پاکستان میں وہ حیثیت حاصل نہیں کرنے دیں گے جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے تبلیغی پروگراموں کے دوران کارکنان ختم نبوت سے ملاقات کر کے تبلیغی و جماعتی امور پر تبادلہ خیال کیا۔

ڈاکٹر محمد جاوید اقبال اور قاری فیض الرسول کا تبلیغی دورہ

مظفر گڑھ شہر کے مشہور ڈاکٹر جناب جاوید اقبال صاحب اور جناب قاری فیض الرسول صاحب نے قادیانیت زدہ علاقوں شاہ جمال، عثمان کوریانی اور خانگڑھ کا تفصیلی دورہ کیا۔ الحمدللہ! ان حضرات کا یہ دورہ کامیاب رہا۔ عثمان کوریانی میں اہم اہم شخصیات سے ملاقات کی اور انہیں قادیانیت کی زہرناکیوں سے آگاہ کیا۔ ان حضرات کو مجلس کا لٹریچر دیا۔ جناب ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ فتنہ قادیانیت ایسا فتنہ ہے کہ جس کی بیخ کنی کے لئے ہمیں ہمہ تن کوشش کرنی چاہئے۔ بعد ازاں یہ حضرات شاہ جمال گئے۔ وہاں ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا اور مقامی لوگوں

سے ملاقاتیں کیں۔ اسی طرح خانگڑھ تشریف لے گئے۔ جہاں مدرسہ دینی درس گاہ میں حضرت مولانا احمد یار صاحب سے ملاقات کی۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ قارئین لولاک سے صحت اور دین پر استقامت کی دعا کی درخواست ہے۔

چک نمبر116/12/L کے مسلم قبرستان میں قادیانی مردہ دفنانے پر احتجاج

چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں116/12/L تھانہ کسووال میں مرزا ایوب نامی قادیانی کو مسلم قبرستان میں دفنانے کے بعد ضلع ساہیوال کے سیاسی وسماجی ومذہبی حلقوں سمیت علاقہ بھر میں اشتعال پیدا ہو گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ جناب حاجی محمد ایوب‘ جناب قاری محمد زاہد اقبال‘ مجلس احرار اسلام کے جناب عبداللطیف چیمہ‘ حضرت مولانا منظور احمد‘ حضرت مولانا عبدالنعیم‘ جمعیت علمائے اسلام کے حضرت مولانا عبدالباقی‘ جناب طاہر رشیدی‘ جناب حافظ حبیب اللہ چیمہ‘ جمعیت اہل حدیث کے حضرت مولانا محمد اکرم ربانی‘ متحدہ مجلس عمل کے جناب میجر غلام سرور‘ جناب حق نواز خان‘ جمعیت علمائے پاکستان کے حضرت مولانا غلام نبی‘ حضرت مولانا حبیب اللہ نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ قادیانیوں کا یہ اقدام آئین اور قانون کے خلاف ہے۔ جمعیت علمائے اسلام اور ختم نبوت کے کارکن جناب سعید اصغر نے تھانہ کسووال میں ایک تحریری درخواست پیش کی۔ لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اس حساس مسئلہ سے پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے دفتر مجلس احرار اسلام میں کل جماعتی مجلس عمل کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اعلیٰ حکام تک درخواستیں ارسال کی جائیں۔ جس کے بعد صدر‘ وزیر اعظم‘ وزیر داخلہ‘ ڈی آئی جی‘ آئی جی‘ ایس ایس پی‘ ڈی ایس پی اور اے سی سمیت تمام اعلیٰ حکام کو تحریری درخواستیں فیکس اور ڈاک کے ذریعہ بھیجی گئیں۔ مگر قادیانیت نواز حکومت نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ پھر دوبارہ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں طے ہوا کہ احتجاجی مظاہرہ کسووال میں منعقد کیا جائے۔ فیصلہ کے مطابق یکم جنوری2003ء کو بوقت 2 بجے جامع مسجد قباء ساہیوال سے احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ 7 جنوری2003ء کو چیچہ وطنی شہر میں احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ ساہیوال کی تمام مذہبی جماعتوں نے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ اگر چک نمبر116/12/L کے مسلم قبرستان سے قادیانی مردہ کو نہ نکالا گیا تو مجاہدین ختم نبوت قادیانی مردہ کو خود قبرستان سے نکال باہر پھینکیں گے اور تمام حالات کی ذمہ داری حکومت اور قادیانیت نواز انتظامیہ پر ہوگی۔

چیچہ وطنی میں دو روزہ رد قادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں دو روزہ رد قادیانیت کورس منعقد ہوا۔ جس کی مختلف نشستوں سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا‘ مناظر ختم نبوت حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی‘ حضرت مولانا محمد ارشاد اور مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ حضرت مولانا ذوالفقار‘ جناب قاری محمد زاہد اقبال‘ حضرت مولانا عبدالباقی اور جناب حاجی محمد ایوب نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کسی دور میں بھی جھوٹے مدعی نبوت اور گستاخان رسول ﷺ کو مسلمانان عالم نے کبھی برداشت نہیں کیا۔ قادیانی بین الاقوامی سیکولر لابیاں اور صلیبی عناصر امت مسلمہ کو فروعی مسائل میں الجھا کر صیہونی و صلیبی عزائم کی تکمیل کے لئے اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے معاشی وسائل پر صلیبی طاقتیں قابض ہیں۔ مسلم امہ کے خلاف صیہونی طاقتوں نے صلیبی جنگ شروع کر رکھی ہے۔ ان حالات میں مسلم ممالک کے حکمران اتحاد کے ذریعے ان فرعونوں کے لئے موسیٰ کا کردار دہرانا ناگزیر ہو چکا ہے۔ حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ بعض بے دین سیاست دان قادیانیوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے پاکستان کی خار□ و داخلہ پالیسیوں پر قادیانیت و عیسائیت نواز اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے۔ حضرت مولانا محمد ارشاد نے کہا کہ این جی اوز اور ملٹی نیشنل کمپنیوں نے صیہونی گماشتوں کی خوشنودی کے لئے مسلم کمیونٹیوں کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔ ملک کے اسلامی و نظریاتی تشخص کے خاتمہ اور اسلام دشمن طاقتوں کی پشت پناہی کے لئے کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ کسووال کے نواحی قصبہ L/12/116 میں قادیانیوں نے مرزا ایوب نامی قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنا کر اسلام اور ملکی آئین سے بغاوت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ قادیانیوں کے اس مکروہ فعل سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں اشتعال پایا جاتا ہے۔ حکومت مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والے قانونی مجرم قادیانیوں کا فوراً نوٹس لے کر قادیانی مردہ کو مسلم قبرستان سے نکلوائے اور ایسے مرتد قادیانی کو دفن کرنے والے عناصر کے خلاف مقدمات قائم کرے۔ حضرت مولانا عبدالباقی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کردار اور تحریکی خدمات فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اکابرین ختم نبوت کی بے مثال قربانیاں اور لازوال خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ جناب حاجی محمد ایوب نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر کسی کو ڈاکہ زنی اور نقب زنی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

لبؐ پر درود

لب پر درود، دِل میں خیالِ رسولؐ ہے
اب مَیں ہُوں اور کیفِ وصالِ رسولؐ ہے

دائم بہارِ گلشنِ آلِ رسولؐ ہے
سینچا گیا لہُو سے نِہالِ رسولؐ ہے

حُسنِ حسنؓ کو دیکھ، حُسینؓ حسیں کو دیکھ
دونوں میں جلوہ ریز جمالِ رسولؐ ہے

بُوبکرؓ ہوں، عُمرؓ ہوں، وہ عثمانؓ ہوں یا علیؓ
چاروں سے آشکار کمالِ رسولؐ ہے

اِسلام نے غلام کو بخشی ہیں عظمتیں
سردارِ مؤمنین، بلالؓ رسولؐ ہے

ہاں نقشِ پائے ختمِ رُسُل میرا تخت ہے
اور سَر کا تاج خاکِ نعالِ رسولؐ ہے

جامِ جمِ اُس کے سامنے کیا چیز ہے نفیسؔ
جس کو نصیب جامِ سفالِ رسولؐ ہے

(شوال المکرم ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء)

الحمدللہ............شکراًاللہ

اہل علم حضرات سے خصوصاً اہل حدیث حضرات سے گزارش!

لولاک کے گزشتہ شمارہ میں اعلان کیا تھا کہ ہمیں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے آٹھ رسالہ جات درکار ہیں۔ اللہ رب العزت نے کرم فرمایا کہ محترم ضیاء اللہ کھوکھر گوجرانوالہ کی لائبریری سے ”محمود مصلح موعود“ اہل حدیث لائبریری شیش محل لاہور سے ”قادیانی مباحثہ دکن“ اور ”صحیفہ محبوبیہ“ مولانا محمد ابراھیم صاحب سکنہ واسومنڈی بہاؤالدین کی لائبریری سے ”ہفوات مرزا“ اور اخبار اہل حدیث امرتسر کے فائلوں میں سے ”زار قادیان“ اور ”قادیانی تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار“ مل گئے۔ جن کے لئے ہم محترم ضیاء اللہ کھوکھر، حافظ عبدالرحمن شاکر و محترم حافظ خالد صاحب لائبریرین اہل حدیث لائبریری شیش محل اور محترم مولانا محمد ابراھیم کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے بہت ہی کرم و تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ خیرالجزاء!

اسی طرح محترم مولانا محمد طیب فاروقی اور محترم جناب عبداللہ خان (جمعہ خان) صاحب کا قلب و جگر کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے سرتوڑ کوشش کرکے اس علمی تعاون کے لئے جانگسل محنت کی۔ محترم جناب عبدالرؤف صاحب سکنہ مانسہرہ نے بھی دن رات ایک کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا و آخرت میں اس کی بہتر جزائے خیر دیں۔ اب صرف دو رسائل کی تلاش جاری ہے۔ اہل علم حضرات خصوصاً اہل حدیث علماء سے درخواست ہے کہ جن کے پاس یہ رسائل ہوں وہ مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔ اب ذیل کے صرف ان دو رسائل کی وجہ سے احتساب قادیانیت جلد ہشتم و نہم کا کام رکا ہوا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:

۱...... تحفہ احمدیہ یا تحفہ مرزائیہ ۲...... مکالمہ احمدیہ

اسی طرح اخبار اہل حدیث امرتسر کی فائل ۱۹۰۷ء (بابت جنوری تا مارچ) جن کے پاس ہوں مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان سے استفادہ کیا جاسکے۔

جواب کیلئے : اللہ وسایا

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122

Monthly ***Laulak*** Multan Regd. No. M-108

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔ ☆ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام تبلیغی، اصلاحی پروگرام اور سرگرمیاں ☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ☆ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ ☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ☆ مجلس کے زیر اہتمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ''ماہنامہ لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔ ☆ چناب نگر میں مجلس کے زیر اہتمام دو عظیم الشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔ ☆ ختم نبوت خط و کتابت کورس کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہی ☆ مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔ ☆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی کر رہی ہے۔ ☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔ ☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی ☆ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس کو دے کر اپنے بیت المال کو مضبوط کریں۔ ☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

تمام پروگرام حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم کی ہدایات اور رہنمائی میں ترتیب دیے جاتے ہیں۔

اسلام آباد G-6-1-3 2829186	گوجرانوالہ سیالکوٹی گیٹ 215663	لاہور عائشہ مسجد 5862404	ملتان حضوری باغ روڈ 514122	سرگودھا لکڑ منڈی 710474	چناب نگر مسلم کالونی 212611	جھنگ 613295	ٹوبہ ٹیک سنگھ اقبال نگر 510711	چیچہ وطنی 611618	خانیوال بستی سرائیکیہ 51786	منڈی بہاؤالدین محلہ صوفی پورہ 503042
عارف والا 32765	بہاولپور 876105 PP 888211	بہاولنگر 74682	رحیم یار خان 70418	کراچی 7780337	حیدر آباد 869948	سکھر 25913	ٹنڈو آدم جامع مسجد ختم نبوت 71613	گولارچی چاند میڈیکل سٹور 53055	کوئٹہ آرٹ سکول روڈ 841995	ژوب 412730

شعبہ نشرواشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

Http://www.lolaak.clickhere2.net